14

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

16 تا 22 شوال المکرم 1446ھ / 15 تا 21 اپریل 2025ء

اس شمارے میں

زبانی جمع خرچ نہیں، عملی اقدامات کریں!

حاصلِ رمضان: سچی توبہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

یہود و ہنود کی مسلم دشمنی اور عالم اسلام

صد لحم پارۂ انسان

اہل غزہ کی پکار اور ہمارا کردار

اہل غزہ کی پکار

اسرائیلی درندے غزہ پر حملے کرنے سے تھکے نہیں، کیا ہم اسرائیل کو فائدہ پہنچانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کے بائیکاٹ سے تھک چکے ہیں؟

حکومت پاکستان سیکیورٹی کونسل سمیت دیگر فورمز پر آواز اٹھانے کے ساتھ مسلم حکمرانوں کو مشترکہ عملی اقدامات کے لیے آمادہ کرے!

ظالم صہیونیوں کا علاج
معاشی نقصان نیز عسکری اقدامات اٹھانا ہے، جو او آئی سی کے چارٹر میں بھی طے شدہ ہے!

اگر خدانخواستہ سقوطِ غزہ ہوا...... تو اگلی باری عرب و دیگر مسلم ممالک کی اور آخری ہدف پاکستان کے نیوکلیئر پروگرام اور میزائل ٹیکنالوجی ہوں گے!

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

تنظیم اسلامی پاکستان
بانی تنظیم: ڈاکٹر اسرار احمدؒ
امیر تنظیم: شجاع الدین شیخ ﷾

الھدیٰ
1129
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

اللہ کے رسول ﷺ صرف حق کا پیغام پہنچانے کے مکلف ہیں، ہدایت دینے کے نہیں

سُورۃُ العَنکبُوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 18 تا 19

وَ اِنۡ تُکَذِّبُوۡا فَقَدۡ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ وَ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۸﴾
اَوَ لَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰہُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿۱۹﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ ذکر ابھی مزید جاری رہے گا مگر یہاں درمیان میں اچانک ایک طویل جملہ معترضہ آ گیا ہے جس کے تحت خطاب کا رخ پھر سے اس کش مکش کی طرف موڑا جا رہا ہے جو مکّہ میں حضور ﷺ اور مشرکین کے درمیان جاری تھی۔

آیت ۱۸: ﴿وَ اِنۡ تُکَذِّبُوۡا فَقَدۡ کَذَّبَ اُمَمٌ مِّنۡ قَبۡلِکُمۡ ؕ﴾ ’’اور اگر تم جھٹلا رہے ہو تو (یاد رکھو کہ) تم سے پہلے بہت سی قومیں جھٹلا چکی ہیں۔‘‘

﴿وَ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۸﴾﴾ ’’اور رسولؐ پر کوئی ذِمہ داری نہیں ہے سوائے صاف صاف پہنچا دینے کے۔‘‘

آیت ۱۹: ﴿اَوَ لَمۡ یَرَوۡا کَیۡفَ یُبۡدِئُ اللّٰہُ الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ ؕ﴾ ’’کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ کس طرح اللہ پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر اُسے دوبارہ پیدا کرے گا!‘‘

﴿اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿۱۹﴾﴾ ’’یقیناً یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔‘‘

درس حدیث

تقویٰ اور حسن اخلاق

عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ: ((اِتَّقِ اللّٰہَ حَیۡثُمَا کُنۡتَ، وَاَتۡبِعِ السَّیِّئَۃَ الۡحَسَنَۃَ تَمۡحُھَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) (رواہ الترمذی)

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’تم جہاں کہیں بھی ہو، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھا کرو اور کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر لیا کرو، وہ نیکی اس گناہ کو مٹا ڈالے گی، اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔‘‘

تشریح: اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ تقویٰ تمام نیکیوں کی بنیاد ہے۔ اس لیے حکم دیا گیا ہے کہ انسان جہاں کہیں بھی ہو (اور جس حال میں بھی ہو) اللہ کا تقویٰ اختیار کرے کہ اس طرح وہ گناہوں سے بچا رہے گا۔ شیطان کا وار اُس پر اثر نہیں کرے گا۔ اگر کہیں غفلت میں مبتلا ہو کر اُس سے گناہ کا صدور ہو بھی جائے تو فوراً نیکی کا کام کرے، اس لیے کہ نیکیاں بہت سے صغیرہ گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ (البتہ کبیرہ گناہوں کی معافی کے لیے سچی توبہ کرنا شرطِ لازم ہے، اور اگر معاملہ حقوق العباد میں کوتاہی کا ہے تو جس کا حق مارا، اُس کا ازالہ کرنا بھی لازم ہے۔) دوسرے یہ کہ معاشرتی زندگی میں بندۂ مومن کی بہترین صفت حسن اخلاق ہے، سو حکم ہے اعلیٰ اخلاق کو اختیار کیا جائے۔

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بِنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

16 تا 22 شوال 1446ھ جلد 34
15 تا 21 اپریل 2025ء شمارہ 14

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: فرید اللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

ادار یہ
رضاء الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زبانی جمع خرچ نہیں، عملی اقدامات کریں!

وقت بڑی سرعت کے ساتھ گزر رہا ہے اور تازہ حالات و واقعات نے پوری انسانیت کو ایک بھنور میں گھیر رکھا ہے۔ خیال تھا کہ حال ہی میں بھارت کے وقف (ترمیمی) بل جو لوک اور راجیہ سبھا دونوں سے منظور ہونے کے بعد صدر کے دستخطوں کے ساتھ قانون بن چکا ہے، اس کے حوالے سے کچھ گفتگو ہو جائے۔ کس طرح انتہا پسند مودی کا بھارت مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی خود مختاری اور ورثہ پر حملہ آور ہے۔ کبھی مساجد، کبھی حجاب، کبھی گاؤ ماتا کے نام پر اور اب پھر مساجد و مدارس کو ایک نئے انداز سے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق وقف کے پاس تقریباً 9.4 لاکھ ایکڑ اراضی ہے، جس پر مودی اپنی نظرِ بد گاڑے ہوئے ہے۔ شنید تو یہ بھی ہے کہ اپنے انتخابی نعرہ پر عمل کرتے ہوئے جلد مودی مسلمانوں کے عائلی قوانین پر بھی کاری ضرب لگائے گا۔ اللہ تعالیٰ خیر کا معاملہ کرے۔ مسلمانانِ ہند کے لیے علیحدہ خطۂ زمین کا مطالبہ ایک مرتبہ پھر درست ثابت ہو گیا ہے۔ اگر اسرائیل کھلم کھلا فلسطینی مسلمانوں کی نسل کُشی کر رہا ہے تو بھارت اُن کے پاؤں تلے سے زمین کھینچ رہا ہے۔ ان حالات میں بھارت کے مسلمانوں کے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ وہ ہر نوع کا اختلاف ختم کر کے متحد ہوں اور اپنے جداگانہ تشخص کے لیے جدوجہد کا آغاز کریں۔

اپنے ایک سابق اداریہ میں ہم اس خدشے کا اظہار کر چکے ہیں کہ یہودیوں (بشمول صہیونی) جن کی تاریخ دھوکہ دہی، فریب اور وعدہ خلافی سے بھری پڑی ہے وہ کسی صورت حماس کے ساتھ ہونے والے معاہدے کی پاسداری نہیں کریں گے۔ پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ 19 جنوری 2025ء کے بعد شاید ہی کوئی ایسا دن گزرا ہو جس میں اسرائیلی درندوں نے غزہ کے معصوم بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر بدترین بمباری نہ کی ہو۔ زوردار دھماکوں کے ساتھ بچوں اور خواتین کے اچھلتے ٹکڑے دور نصب کیے گئے کیمروں تک نے دکھا دیے۔ لیکن اسرائیل سے تقریباً ساڑھے تین ہزار کلومیٹر کے فاصلے پر موجود پاکستان کا مسلمان غصے اور بے چینی سے مٹھیاں بھینچ لینے کے علاوہ کر ہی کیا سکتا ہے؟ اسرائیل کا حماس کے ساتھ نام نہاد جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ کر لینا درحقیقت کچھ وقت کے لیے سانس بحال کرنے اور ایک نئی شدت اور درندگی کے ساتھ غزہ پر حملہ آور ہونے کا بہانہ تھا۔ پھر دنیا کو یہ دکھانا بھی مقصود تھا کہ صہیونی اپنے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے کسی حد تک بھی جانے کو تیار ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ 20 جنوری 2025ء کو ڈونلڈ ٹرمپ جب امریکی صدر کے طور پر وائٹ ہاؤس میں دوسری مرتبہ براجمان ہوئے تو یہ سب ایک معاہدے کا نتیجہ تھا۔ ٹرمپ جن کے خلاف ٹیکس چوری سے لے کر روسی ایجنٹ ہونے اور ایک طوائف کی خاموشی خریدنے کے عوض رقم دینے (ہش منی) سے لے کر امریکی معیشت کا بیڑا غرق کرنے اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں باقاعدہ نسل پرستی کو فروغ دینے جیسے الزامات تھے۔ وہ عدالتوں میں پیش ہو رہے تھے، اُن کے بارے میں تجزیہ نگاروں کے نزدیک اکثر معاملات میں سزا سے بچنا تقریباً ناممکن تھا۔ ایسے میں صہیونیوں نے اپنا ٹرمپ کارڈ کھیلا، موصوف کو اس دلدل سے نکالا اور اس وعدہ پر انہیں کامیابی دلوائی کہ وہ امریکی صدر بننے کے بعد صرف اسرائیل کے جنگی عزائم کو تقویت دیں گے اور اس کے علاوہ دنیا کی ہر جنگ بند کرا دیں گے۔ پاکستان میں الیکشن کی یاد تازہ کر دی! قارئین کو یاد ہو گا کہ اپنے پہلے دورِ حکومت میں صدر ٹرمپ اور وائٹ ہاؤس کو حقیقی طور پر چلانے والے اُن کے یہودی داماد جیرڈ کشنر نے اسرائیل نوازی میں ہر حد پار کر دی تھی۔ ٹرمپ کے اسی دورِ حکومت میں امریکہ نے اپنا سفارت خانہ نہ صرف تل ابیب سے یروشلم منتقل کیا بلکہ اُس شہرِ مقدس کو ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کا دارالحکومت بھی تسلیم کر لیا۔ اُسی دورِ حکومت میں عرب اور افریقہ کے چند ممالک کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا، جسے کبھی ''ابراہم اکارڈ'' کا نام دیا گیا اور کبھی ''ڈیل آف دی سینچری'' کا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اسرائیل جو عربوں کے نزدیک دشمن نمبر ایک تھا، اس کے سفارت خانے متحدہ عرب امارات، بحرین، عمان، مراکش اور سوڈان میں کھل گئے۔ اس کے بعد یہودیوں نے اپنی سازش کی اگلی کڑی کا آغاز کیا۔ 7 اکتوبر 2023ء سے تقریباً دو عشرے قبل سعودی ولی عہد نے فاکس نیوز کو ایک تہلکہ خیز انٹرویو دیتے ہوئے انکشاف کیا تھا کہ وہ اپنے امریکی اتحادیوں کی مدد سے اسرائیل کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ 7 اکتوبر 2023ء کو حماس کے مجاہدین نے نہ صرف اسرائیل کو حیرت انگیز طور پر زک پہنچائی بلکہ سچ پوچھیں تو کئی عرب اور دیگر مسلم ممالک کے خوابوں پر بھی پانی پھیر دیا۔ بہرحال بات صہیونیوں کی دھوکہ دہی سے شروع ہوئی تھی۔ اسرائیل نے جنگ بندی کے معاہدے میں طے ہونے والی تقریباً ہر شق کی دھڑلے سے خلاف ورزی کی ہے۔ 19 جنوری 2025ء کے بعد سے اس تحریر کے لکھے جانے تک غزہ

پر روزانہ کی بنیاد پر شدید بمباری جاری ہے۔ 18 مارچ 2025ء کو رمضان المبارک کے دوران وحشیانہ صہیونی بمباری سے کم از کم 650 افراد شہید کر دیے گئے۔ پھر عید الفطر کے ایام کے دوران اقوام متحدہ کے زیر اہتمام قائم ایک سکول پر بمباری کر کے 80 سے زیادہ افراد جن میں اکثریت بچوں کی تھی اُن کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اس سے قبل صدر ٹرمپ کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنی تقریر میں نیتن یاہو خود کو انسانی حقوق کا چیمپئن قرار دے چکا تھا۔ جوزف گوئبلز کی یاد تازہ ہوگئی۔ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں کہ ٹرمپ کو دوسری بار امریکی صدر بنانے کا واحد مقصد یہ ہے کہ وہ امریکہ کی یہودی لابی، عیسائی صہیونیوں اور اسرائیل کی ہر خواہش کو پورا کرے گا۔ اگرچہ نیتن یاہو کا حالیہ دورہ امریکہ اس زاویہ سے کسی قدر حیران کن ضرور تھا کہ دونوں سربراہان کی وائٹ ہاؤس میں متوقع پریس کانفرنس کو آخری وقت پر منسوخ کر دیا گیا۔ اس کی جگہ اوول آفس میں چنیدہ صحافیوں کے ساتھ سوال و جواب کی نشست ہوئی اور تمام کیمرے ٹرمپ پر مرکوز رہے۔ اس سے قبل امریکہ آنے والا ہر اسرائیلی وزیر اعظم وائٹ ہاؤس میں دندناتے ہوئے داخل ہوتا تھا اور وہی سب کی توجہ کا مرکز بنتا تھا۔ لیکن اس مرتبہ نیتن یاہو کا چہرہ کچھ بجھا بجھا سا دکھائی دیا۔ شاید یہ غزہ میں اپنے اہداف پورے نہ کر پانے کا اثر تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ٹرمپ کا ترکیہ کے صدر اردگان کو بہترین دوست قرار دینا، اسرائیل کی بعض مصنوعات پر لگائے گئے امریکی ٹیرف پر لچک نہ دکھانا اور نیتن یاہو کی خواہشات کے برعکس ایران پر حملہ نہ کرنے بلکہ براہِ راست بات چیت کرنے کا اعلان نیتن یاہو کی پریشانی کا باعث بنی ہو۔ یہ بات بھی بعید القیاس نہیں کہ دنیا کو ایک ڈراما دکھایا گیا۔ بہر حال ہمارے نزدیک ٹرمپ اتنا بھولا ہے نہ بے وقوف کہ وہ یہودیوں کو ناراض کر لے۔ وہ یہ جانتا ہے کہ اُسے صدر بنانے میں امریکی اور عالمی صہیونی لابی نے کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ لہٰذا اگر ٹرمپ کسی بھی طرح اُن کے راستے کی رکاوٹ بنتا ہے تو اُس کا حشر بھی کینیڈی جیسا ہو سکتا ہے۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ روس اور چین دونوں نے ابتدا میں تو غزہ کے مسلمانوں کے لیے آواز بلند کی، لیکن جب یہ دیکھا کہ عرب اور مسلم ممالک کی اکثریت غزہ کے مسلمانوں کے اتنے بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان سے کوئی خاص پریشان نہیں بلکہ اکثر اہم عرب ممالک تو حماس سے ہی ناراض ہیں، تو وہ مستقبل کے ممکنہ منظر نامے کی روشنی میں اپنے مفادات کے تحفظ میں مشغول ہو گئے۔ قرائن نے ثابت کیا ہے کہ روسی صدر ولادیمیر پیوٹن نے ڈونلڈ ٹرمپ سے خفیہ معاہدے کے تحت ہی شام کو خیر باد کہا۔ غالب امکان یہ ہے کہ روس کو امریکی صدر نے گارنٹی دی ہوگی کہ یوکرائن کے معاملے میں امریکہ زیلنسکی کی مزید مدد نہیں کرے گا۔ چین کی بات کریں تو وہ اپنی معاشی ترقی کو ناقابلِ تسخیر بنانے میں مگن ہے لیکن ساتھ ساتھ عسکری سطح پر بھی معمول سے بڑھ کر تیاری کر رہا ہے۔ بحیرۂ جنوبی چین میں مصنوعی جزیروں کا جال بچھا کر بہت بڑا اور انتہائی موثر فوجی اڈہ قائم کر چکا ہے۔ افریقہ کے اکثر ممالک میں چین ایک عرصہ سے سرمایہ کاری کر رہا تھا، اب ان علاقوں میں اپنے فوجی اڈے بھی قائم کر چکا ہے۔ دوسری طرف پاکستان کی سی پیک کے حوالے سے عدم دلچسپی اور امریکہ کی جانب ایک مرتبہ پھر جھکاؤ نے چین کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ پاکستان کی بجائے افغانستان کے ساتھ معاشی و تجارتی تعلقات بہتر بنائے۔ پاکستان کو اس وقت بدترین سیاسی انتشار و معاشی بحران کا سامنا ہے۔ پھر یہ کہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کو دہشت گردی کے عفریت نے دوبارہ اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل اپنے طویل المدتی منصوبہ یعنی گریٹر اسرائیل کے قیام اور تھرڈ ٹیمپل کی تعمیر سے کبھی رجوع نہیں کرے گا۔ اپنے بعض اہداف کی طرف پیش قدمی کے لیے اسرائیل کئی ممالک کے مابین جنگ کروا چکا ہے۔ ملاحم کا آغاز تو شاید 1990ء میں پہلی عراق جنگ اور اس میں فتح کے بعد جارج ایچ بش (بش سینئر) کی جانب سے نیو ورلڈ آرڈر کے اعلان سے ہی ہو گیا تھا۔ واللہ اعلم!

ایسی صورتِ حال میں اہم ترین سوال تو یہ ہے کہ پاکستان میں بیٹھا ہوا مسلمان غزہ کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کیسے کرے؟ بنیادی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی صلاحیت و قابلیت اور درپیش حالات کی حد تک ہی مکلف ٹھہرایا ہے۔ پھر یہ کہ صحیح مسلم کی ایک حدیث کے مطابق: ''تم میں سے جو شخص منکر (غلط کام) دیکھے، وہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے بدل دے۔ اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان (جس میں قلم اور دورِ جدید کے جملہ جائز ذرائع بھی شامل ہیں) سے اس کی نکیر کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں (اسے برا جانے اور اسے بدلنے کی مثبت تدبیر سوچے) اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔'' لہٰذا ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ پاکستان اور دیگر مسلم ممالک کے عام شہری کیا کر سکتے ہیں۔ ذاتی اور خاندانی سطح پر تو غزہ کے مسلمانوں کے لیے گڑگڑا کر دعائیں مانگیں اور اسرائیل کے نیست و نابود ہونے کے لیے قنوتِ نازلہ کا اہتمام کریں۔ اپنے بچوں کو فلسطین کی تاریخ اور قابض یہودیوں کی سازشوں کے حوالے سے آگاہی دیں تاکہ ان میں جذبۂ جہاد و شوقِ شہادت پیدا ہو۔ جہاں تک ممکن ہو اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں کی مالی امداد کریں۔ علماء کرام اور دینی جماعتیں یک نکاتی ایجنڈا پر آپس میں ربط و ضبط قائم رکھیں اور مستقل مزاجی کے ساتھ علماء کرام و دینی جماعتوں کے مشترکہ اجلاس بلائے جائیں جن میں موجودہ صورتِ حال کے حل کے حوالے سے مشاورت کے بعد عملی اقدامات تجویز کیے جائیں۔ اسلام آباد کے ٹھنڈے ہالوں میں محض ایک کانفرنس میں شعلہ بیانی کر کے یہ سمجھنا کہ ہم نے اپنے حصہ کا کام پورا کر دیا ہے محض خود فریبی ہوگی اور اس کا طاغوتی قوتوں پر کچھ اثر نہیں پڑے گا۔ پھر یہ کہ اسرائیلی درندے تو فلسطینی مسلمانوں پر حملے کر کے انہیں شہید کرنے سے تھکے نہیں، لیکن مسلم دنیا کے عوام و حکمران اسرائیل کو فائدہ پہنچانے والی مصنوعات کے بائیکاٹ کو شاید مکمل طور پر بُھلا چکے ہیں۔ مسلم ممالک غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوری طور پر اسرائیل کو فائدہ پہنچانے والی کمپنیوں کا سرکاری سطح پر مکمل اور مستقل بائیکاٹ کریں بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر ایسے ممالک جو اس معاملہ میں خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں ان کی مصنوعات کا بھی حکومتی سطح پر بائیکاٹ کیا جائے۔ زبانی جمع خرچ نہیں، عملی اقدامات کریں! اسرائیل کی ظالمانہ کارروائیوں کا اصل حل تو یہ ہے کہ تمام مسلم ممالک سرکاری سطح پر اُس کا مکمل معاشی بائیکاٹ کریں اور اُس کے خلاف عسکری کارروائی پر اتفاق کریں، جس کا مینڈیٹ او آئی سی کے چارٹر میں بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں، غزہ اور مقبوضہ فلسطین کے دیگر علاقوں میں قابض صہیونی فوج کے خلاف مزاحمت کرنے والے مجاہدین کی مالی امداد کا اہتمام کریں، عوام الناس کو بھی کھل کر اس کی ترغیب و تشویق دلائیں۔ تحریکِ مزاحمت تک اس مالی امداد کو پہنچانے کا فول پروف بندوبست کریں۔ مسلم ممالک اگر آپس کی رنجشیں بُھلا کر اب بھی اسرائیل کے خلاف عملی طور پر میدان میں نہیں اُترتے تو سقوطِ غزہ کا شدید خطرہ ہے جس کے بعد اسرائیل عربوں اور دیگر مسلم ممالک پر چڑھائی کر دے گا۔ وقت اور خصوصاً آج کل کے حالات نے بلاشک و شبہ یہ ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ عالمی نظام یعنی اقوام متحدہ اور دیگر عالمی فورمز مکمل طور پر ناکام اور بے اثر ہو چکے ہیں اور اُن سے خیر کی کسی بھی نوع کی توقع رکھنا یا اُن پر انحصار کرنا عبث ہے۔ اسرائیلی درندگی کی روک تھام کے لیے جو بھی کرنا ہے وہ مزید وقت ضائع کیے بغیر خود پاکستان، دیگر مسلم ممالک اور دنیا کے باشعور عوام و آزاد ممالک ہی کو متحد ہو کر کرنا ہوگا۔ لہٰذا مسلم ممالک اقوام متحدہ سے ماورا اپنے تحفظ کے لیے اقدامات کرنے کے حق کو اجاگر کریں اور اس نوعیت کی کسی پالیسی کو عملی شکل دیں۔

حکومتِ پاکستان اور اسٹیبلشمنٹ کو یہ بھی یاد رہنا چاہیے کہ اسرائیل کا انتہائی اہم ہدف پاکستان کے ایٹمی پروگرام اور میزائل ٹیکنالوجی کو نقصان پہنچانا ہے۔ پاکستان کے عوام، دینی و سیاسی جماعتیں اور مقتدر حلقے متحد ہوں اور امریکہ سے خوف زدہ ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ پر بھروسا کریں۔ فلسطینی مسلمانوں کی مدد اور مسجدِ اقصیٰ کے تحفظ کے لیے دینی غیرت کا مظاہرہ کریں۔ اسرائیل کو منہ توڑ جواب دیں تاکہ دنیا اور آخرت دونوں میں بدترین رسوائی سے بچا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کے حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو ہدایت عطا فرمائے اور اہلِ غزہ کی مشکلات کو آسان کرے۔ آمین!

حاصلِ رمضان : سچی توبہ

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 4 اپریل 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے رمضان کا مقدس ماہ ہمیں عنایت فرمایا، جس میں ہم نے اللہ کی توفیق سے محنت کی، اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے ۔ یہ مشقت بھری عبادت تھی جس سے ہم گزرے، دن کو روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا، بعض لوگوں نے اعتکاف بھی کیا، صدقات وخیرات کا معاملہ بھی ہوگیا، کچھ گناہوں سے بچنے کا اہتمام بھی ہوگیا، اتنی ساری محنت کے بعد ہمیں غور کرنا چاہیے کہ رمضان کے بعد آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہم نے روزے رکھ لیے ، نوافل ادا کرلیے ، قرآن کی تلاوت کرلی ، نمازیں پڑھ لیں ، عید منالی تو بس اسلام کے تقاضے پورے ہوگئے ۔ یہ تصور غلط ہے ۔ ماہِ رمضان تو اس لیے آیا تھا تاکہ ہم تقویٰ حاصل کریں ، اللہ کے فرمانبردار بندے بن جائیں ، ہر قسم کے گناہ کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں ۔ آج یہی ہمارا موضوع ہے کہ رمضان کا حاصل کیا ہے؟ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اور میں تو یقیناً بہت ہی معاف فرمانے والا ہوں ہر اُس شخص کے لیے جس نے توبہ کی‘ ایمان لایا‘ نیک اعمال کیے اور پھر سیدھی راہ پر چلتا رہا۔‘‘ (طٰہٰ :82)

مفسرین کے مطابق اس سے پچھلی آیت میں مغضوبین کو تنبیہ تھی کہ حرام کو چھوڑ دو، گناہوں کو چھوڑ دو، نافرمانیوں کو چھوڑ دو اور جو حلال رزق اللہ نے عطا کیا ہے اس میں سے کھاؤ پیو۔ بصورت دیگر تمہارے لیے اللہ کا عذاب ہے ۔ اس کے بعد اس آیت میں مغفورین کا بیان ہے جن کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا ۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا ہے مگر یہ معافی ان لوگوں کے لیے ہے جو توبہ کریں، ایمان لائیں، نیک اعمال کریں اور پھر مرتے دم تک صراط مستقیم پر چلتے رہیں ۔ یہاں توبہ کی چار شرائط بیان ہوئی ہیں۔

پہلی شرط: توبہ واستغفار

توبہ اور استغفار اکثر کلمات میں ساتھ ساتھ بیان ہوتے ہیں ۔ مثال کے طور پر استغفار کے کلمات میں ہم پڑھتے ہیں:

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ)) ’’میں اللہ سے اپنے تمام گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں جو میرا رب ہے اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔‘‘

((أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ)) ’’میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اسی سے توبہ کرتا ہوں ۔‘‘

مرتب: ابوابراھیم

سورۃ ھود میں ایک سے زائد مرتبہ پیغمبروں کی دعوت کے ذیل میں ذکر آیا ہے کہ:

﴿وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ﴾ ’’اور اپنے رب سے استغفار کرو‘ پھر اُس کی جناب میں توبہ کرو۔‘‘

پیغمبروں کی دعوت کے بنیادی نکات میں استغفار اور توبہ کی دعوت بھی شامل ہے ۔ استغفار ماضی کی غلطیوں ، گناہوں پر ندامت کے ساتھ معافی کی درخواست ہے اور توبہ آئندہ گناہوں سے بچنے کا عہد ہے ۔ ایک عام تصور ہے کہ استغفار صرف گناہوں پر کی جاتی ہے ۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔ اللہ کے رسول ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے :

اللہ اکبر استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ

حضور ﷺ تو ویسے ہی معصوم ہیں اور آپ ﷺ کی نماز، رکوع اور سجود کتنے اعلیٰ ہوں گے مگر اس کے باوجود اُمت کی تعلیم کے لیے استغفار کرتے تھے کہ یارب! تیرے حکم پر رکوع وسجود کیے، اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو معاف فرمادے ۔ ذرا سوچیے! مجھے اور آپ کو قدم قدم پر استغفار کی کتنی ضرورت ہے؟ قدم قدم پر ہم سے کتنی لغزشیں ہو رہی ہوں گی شاید ہمیں معلوم بھی نہ ہو اور شاید ہم بھول جائیں لیکن اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور وہ بھولنے والا بھی نہیں ہے ۔ عربی زبان میں مغفر جنگ کے دوران استعمال ہونے والے خود (ہیلمٹ) کو کہتے ہیں جو کہ سر کو ڈھانپ لیتا ہے ۔ اسی طرح جب ہم استغفار کرتے ہیں تو گویا ہم رب سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے گناہوں کو پردے میں رکھ کر معاف فرمادے ۔

اب معاملہ یہ ہے کہ رمضان میں نماز جمعہ کے بعد، نماز تراویح کے بعد، تکمیل قرآن کے بعد، 27 ویں شب کو دعائیں ہوئیں اور ہم آمین کہتے رہے:

﴿قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۲۳﴾ (الاعراف: 23) ’’(اس پر) وہ دونوں پکار اُٹھے کہ اے ہمارے رب ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر‘ اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہم تباہ ہونے والوں میں سے ہو جائیں گے ۔‘‘

﴿وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۱۱۸﴾ (المومنون: 118) ’’اور دعا کیجیے کہ پروردگار! تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما‘ اور تو تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ۔‘‘

اسی طرح دیگر کئی مسنون دعائیں ہوئیں اور ہم آمین کہتے رہے لیکن رمضان کے بعد مساجد خالی ہوگئیں، فرض نمازوں میں بھی صفیں خالی ہوگئیں، قرآن کی تلاوت بند

ہوگئی۔ الا ماشاء اللہ۔ کیا مطلب؟ صرف رمضان میں عبادات اور استغفار کرنے سے ہمیں نجات کا سرٹیفکیٹ مل گیا؟ اللہ کے رسول ﷺ تو ہر نماز کے بعد استغفار کرتے تھے۔ کیا رمضان کے بعد اللہ اللہ نہ رہا جس کے لیے ہم نے روزے رکھے، تراویح ادا کی، قرآن کی تلاوت کی؟ اللہ تعالیٰ تو اب بھی موجود ہے، اسلام اور قرآن بھی موجود ہیں، اسلام کے تقاضے بھی موجود ہیں۔ رب کی عبادت کا تقاضا تو مرتے دم تک ہے:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۹۹﴾ (الحجر)

''اور اپنے رب کی بندگی میں لگے رہیں یہاں تک کہ یقینی شے (موت) وقوع پذیر ہوجائے۔''

لیکن ہم نے دیکھا کہ چاندرات کو ہی گویا سب کچھ بدل گیا، ہوائی فائرنگ، ہلڑ بازی، کیا کچھ نہیں ہوتا۔ کیا رمضان کے بعد ہم اسلام کے تقاضوں سے آزاد ہو گئے؟ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے تقاضے تو مرتے دم تک ہیں۔ روزے کا مقصد تو یہ تھا کہ جس طرح ہم نے اللہ کے حکم پر حلال چھوڑ دیا اسی طرح ہم اللہ کے حکم پر حرام کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں۔ رمضان کے روزے تو ختم ہو گئے مگر پوری زندگی کا روزہ چل رہا ہے۔

استغفار کا اگلا مرحلہ توبہ ہے۔ یعنی ہم آئندہ کے لیے بھی اللہ کی نافرمانیوں سے اسی طرح بچتے رہیں۔ توبہ کا اصل مفہوم ہے پلٹ آنا۔ اللہ کی طرف رجوع کر لینا، نافرمانیوں کو چھوڑ کر اللہ کی فرمانبرداری اختیار کرنا۔ نماز ترک کیے بیٹھے ہو تو اسے دوبارہ شروع کرو، قرآن بند کیے بیٹھے ہو تو اسے دوبارہ کھولو اور اسے سمجھنے، پڑھنے اور عمل کرنے کی کوشش کرو۔ ماں باپ کا دل دکھائے بیٹھے ہو تو ان سے معافی مانگ لو، گھر میں اللہ کی نافرمانیاں ہو رہی ہیں تو انہیں روکنے کی کوشش کرو اور اللہ کے دین کو گھر میں نافذ کرنے کی کوشش کرو، بے پردگی اور بے حیائی کا راستہ روکو، حجاب اور حیا کو رواج دو۔ صرف 27ویں شب کو چند آنسو بہا دیئے تو سمجھ لیا کہ بخش دیئے گئے، ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ بخشش کے لیے ضروری ہے کہ آئندہ کے لیے توبہ بھی کرو۔

توبہ کی بڑی فضیلت ہے مگر شرط یہ ہے کہ توبہ پکی ہو۔ پارٹ ٹائم توبہ اللہ کو پسند نہیں۔ اسی طرح پارٹ ٹائم مسلمان بھی اللہ کو نہیں چاہیے کہ ایک ماہ نیکی اور عبادت کا ماحول تھا تو نمازیں بھی پڑھ لیں، تلاوت بھی کر لی۔ جب رمضان چلا گیا تو نماز بھی چھوٹ گئی، حرام اور حلال کی تمیز بھی نہ رہی۔ اللہ کو فل ٹائم مسلمان قبول ہے۔ فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ﴾ (البقرہ:208) ''اے اہل ایمان! اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے کے پورے۔''

پھر یہ کہ توبہ وہ ہو جو رب کی رضا اور خشیت الٰہی کی وجہ سے کی جائے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: دو قطرے اللہ کو بہت پسند ہیں: ایک شہید کے خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے بہایا گیا۔ دوسرا وہ آنسو جو اللہ کی خشیت کی وجہ سے آنکھ سے نکل جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ جب انسان کی ایسی کیفیت ہو کہ اللہ کی خشیت کی وجہ سے اُس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کے صغیرہ گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے خزاں کے موسم میں درختوں سے پتے جھڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عبادت کی یہ لذت ہمیں نصیب فرمائے۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ یہ نگاہ جب غلط استعمال ہوتی ہے، بے حیائی اور بدنگاہی کا معاملہ ہوتا ہے تو اس کی وجہ سے عبادت کی لذت ختم ہو جاتی ہے، ایمان کی مٹھاس چھن جاتی ہے جس کی وجہ سے دعا کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ﴾ (البقرہ:186)

''میں تو ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی (اور جہاں بھی) وہ مجھے پکارے''

لیکن اسی آیت میں آگے شرط بھی بتادی:

﴿فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۱۸۶﴾ ''پس انہیں چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں، تاکہ وہ صحیح راہ پر رہیں۔''

دوسری شرط: ایمان

اس کے دو پہلو ہیں: (1) جو کوئی کفر اور شرک پر ہے تو وہ ایمان لے آئے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: جو بندہ اسلام قبول کرتا ہے اس کے پچھلے سارے گناہ ایسے معاف ہو جاتے ہیں جیسے بچہ پیدائش کے وقت گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔ (2) پہلے سے مسلمان ہے لیکن گناہوں کی نحوست سے ایمان کمزور پڑ گیا ہے تو دل میں ایمان کو تازہ کرے۔ ایمان واپس کیسے آئے گا؟ اس کے لیے قرآن میں جواب ہے:

﴿وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا ﴾ (الانفال:2) ''اور جب انہیں اُس کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔''

اسی طرح بندہ کائنات میں پھیلی ہوئی قدرت کی نشانیوں پر غور کرے اور کچھ نہیں تو اپنے وجود پر غور کرے۔ کون ہے جو ایسی شاہکار تخلیق کر سکتا ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے بھی ایمان بڑھتا ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرماتے تھے کہ رمضان میں نیکی کا ایک ماحول ہوتا ہے، ہر مسلمان کوشش کرتا ہے عبادات اور تلاوتِ قرآن میں حصہ لینے کی۔ ایک آفس میں 20 افراد کام کرتے ہیں تو نماز کے لیے بیس کے بیس اُٹھ جائیں گے لیکن رمضان کے بعد 20 میں سے ایک دو افراد ہی اُٹھ پائیں گے کیونکہ رمضان میں ایک ماحول تھا جو اب نہیں رہا۔ لہٰذا اللہ کی بندگی کے لیے یہ ماحول ہمیں خود بنانا پڑے گا۔ روزے کا مقصد اللہ نے بتایا:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴾ (البقرہ:183)

تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اگر رمضان کا حاصل تقویٰ ہے تو پھر اس کو برقرار رہنا چاہیے۔ رمضان کے بعد بھی اللہ کی فرمانبرداری اسی طرح قائم رہے۔ جب آپ دینی اجتماعیت کے ساتھ جڑتے ہیں تو آپ کو نیکی کا ایک ماحول میسر آتا ہے اور وہاں عبادات اور دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

تیسری شرط: نیک اعمال

ایمان دل میں ہوگا تو عمل ثبوت پیش کرے گا۔ ماتھے پر نہیں لکھا ہوگا کہ دل میں ایمان ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''مومن وہ ہے جسے دیکھ کر اللہ یاد آئے۔'' یعنی اس کا قول و فعل، اس کا کردار، اس کے اعمال گواہی دیں کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کے شب و روز، اس کے معمولات، اس کے معاملات اس کے دین کی گواہی دیں۔ اس لحاظ سے حقیقی اُمتی وہ ہے جسے دیکھ کر رسول اللہ ﷺ یاد آئیں۔ یعنی اس کے اعمال اور کردار دیکھ کر معلوم ہو کہ وہ واقعی اُمتی ہے۔ آج ہم اپنا جائزہ لیں۔ بحیثیت مجموعی ہمارے اعمال و کردار کو دیکھ کر لوگوں کو اللہ یاد آتا ہے؟ کیا آج ہمیں دیکھ کر لگتا ہے کہ ہم اُمتی ہیں؟ ہمارا قول و فعل، کردار و اعمال، اُٹھنا بیٹھنا، گھر بار، کاروبار، معاملات رسول اللہ ﷺ کے اُمتی جیسے ہیں؟

نیک اعمال میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں شامل ہیں۔ ایک انفرادی ذمہ داری ہے وہ بھی پوری کرنی ہے۔ ایک اجتماعی ذمہ داری ہے، وہ بھی پوری کرنی ہے۔ اپنی انفرادی زندگی میں بھی اللہ کا بندہ بننا ہے، اپنے گھر بار، کاروبار، سیاست، معاشرت، معیشت، ریاست سمیت ہر جگہ اللہ کی بندگی کے نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنی ہے۔

چوتھی شرط: صراط مستقیم پر قائم رہنا

توبہ کی آخری شرط یہ ہے کہ بندہ صراط مستقیم پر قائم رہے۔ اس کی زندگی اسلام کے مطابق ڈھل جائے۔ اگر

رمضان کے بعد ہماری زندگی میں واقعی ایسی تبدیلی آئی ہے تو پھر رمضان کا مقصد حاصل ہو گیا ہے، پھر عید کی خوشیاں حقیقی ہیں۔ لیکن اگر چاند رات آتے ہی نافرمانیاں لوٹ آئی ہیں تو گویا رمضان سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوا۔ حقیقی تبدیلی دل سے آتی ہے، اس کے بعد کسی بڑے انقلاب کی بات ہو سکتی ہے۔ اگر اپنا من ہی ایمان سے خالی ہے تو پھر انقلاب کے خالی دعوے ہیں۔ جو ایمان ہمیں بستر سے اُٹھا کر مصلے پر کھڑے نہیں کر رہا وہ باطل نظام کے خلاف کیسے کھڑا کرے گا؟

ملکی صورتحال

آج پاکستان پھر مشکلات کا شکار ہے۔ بلوچ عوام کو ہم ناراض کیے بیٹھے ہیں، پشتون ناراض ہیں، سندھ والوں کو بھی ناراض کرنے کی پوری کوششیں ہو رہی ہیں، ہر طرف مصائب بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ مصائب اور مشکلات مزید بڑھتی چلی جائیں گی جب تک کہ ہم اپنی بنیاد کی طرف لوٹ کر نہ آ جائیں۔ یہ ملک ہم نے اسلام کی بنیاد پر حاصل کیا تھا اور اسلام کی بنیاد پر ہی بلوچ، پشتون، سندھی، پنجابی، سرائیکی، کشمیری مل کر ایک پاکستانی قوم بنے تھے۔ ہمیں جوڑنے والی چیز اسلام تھا۔ لیکن ہم نے اسلام کو نافذ نہیں کیا۔ اس لیے نفرتیں اور تعصّبات اُبھر کر سامنے آ رہے ہیں۔ لہٰذا نفرتوں اور تعصّبات کو ختم کرنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم انفرادی اور اجتماعی سطح پر سچی توبہ کریں اور اسلام کے راستے پر لوٹ آئیں تو بحیثیت مسلمان ہم ایک قوم بن جائیں گے۔ اسلامی رشتے کے سوا ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہمارے مقتدر طبقات سے غلطیاں ہوئی ہیں، ان کا ازالہ اسی طرح ممکن ہے کہ توبہ کریں، جن پر ظلم ہوا ہے، جن کے حقوق پامال ہوئے ہیں ان کے ساتھ انصاف کریں اور انہیں گلے سے لگائیں۔

غزہ کی صورتحال

غزہ میں جنگ بندی کا ایک معاہدہ جنوری میں ہوا تھا لیکن اس وقت بھی ہم نے گزارش کی تھی کہ یہود کی تاریخ سے ثابت ہے کہ انہوں نے کبھی عہد کی پاسداری نہیں کی۔ انہوں نے رسولوں کے ساتھ بھی غداری کی، انہیں اذیتیں دیں اور قتل کیا۔ انہوں نے اللہ کے آخری رسول ﷺ سے بھی عہد شکنی کی اور آپ ﷺ کے خلاف سازشیں کیں۔ اپنی اسی روش پر قائم رہتے ہوئے اسرائیل نے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور رمضان اور عید کے دوران غزہ کے مسلمانوں پر بمباری کر کے 650 سے زائد مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ حتیٰ کہ اقوام متحدہ کے تحت چلنے والے سکول کو بھی نہیں بخشا اور بمباری کر کے 80 سے زائد افراد کو شہید کر دیا جن میں اکثریت بچوں کی تھی۔ دوسری طرف مسلم ممالک کی حالت یہ ہے کہ ٹرمپ کی ایک دھمکی پر مصر میں جمع ہو کر حامی بھر لی کہ غزہ پر اسرائیل نواز حکومت قائم ہونی چاہیے جبکہ اس ظلم کے خلاف ان کی زبان سے ایک لفظ تک نہیں نکلا۔

عام مسلمانوں کا طرزِ عمل بھی انتہائی مایوس کن ہے۔ شروع کے کچھ دنوں میں مظاہرے بھی ہوئے، احتجاج ہوا، اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کے خلاف بائیکاٹ مہم بھی چلائی گئی لیکن اس کے بعد ہم سب تھک گئے جبکہ غزہ کے معصوم بچے، عورتیں اور مرد اپنی جانیں دیتے نہیں تھکے۔ اگر آپ کا پیسہ غزہ کے بچوں کے قتل کے لیے استعمال ہو رہا ہے تو کیا روزِ محشر آپ سے پوچھا نہیں جائے گا؟ سب سے بڑھ کر ذمہ داری حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کی بنتی ہے۔ ان کے پاس اختیار ہے، طاقت ہے وہ اقدام کریں تو اس کا اثر ہوگا لیکن وہ بھی صرف مذمتی بیانات تک محدود ہیں۔ یہی کام ہم ممبر پر بیٹھ کر کر رہے ہیں تو ہم میں اور حکمرانوں میں فرق کیا رہا؟ اس سے بڑھ کر ظلم یہ ہے کہ مسلم ممالک سے گزر کر اسرائیل کو امداد، اسلحہ اور تیل جا رہا ہے۔ رب کو کیا جواب دیں گے؟

بہرحال حکمرانوں سے تو کوئی توقع نہیں ہے، عوام خود غیرتِ ایمانی کا ثبوت دیں۔ کم از کم ہم اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ تو کر سکتے ہیں، مالی تعاون تو کر سکتے ہیں، دعائیں تو کر سکتے ہیں۔ اس کے ہم مکلف ہیں اور روزِ قیامت ہم سے اس حوالے سے پوچھا جائے گا۔ اگر ہم یہ بھی نہیں کر رہے تو معاف کیجیے گا پھر اپنے مسلمان ہونے کے دعوے پر ہمیں نظرِ ثانی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ حکمرانوں اور مقتدر حلقوں سمیت ہم سب کو ہدایت دے۔ آمین!

پریس ریلیز 11 اپریل 2025ء

انتہا پسند مودی حکومت کا وقف (ترمیمی) قانون نافذ کرنا بھارتی مسلمانوں کے دین اور ثقافت پر براہِ راست حملہ ہے۔ یہود و ہنود کا ابلیسی گٹھ جوڑ مسلمانوں کی نسل کشی پر تلا ہوا ہے

شجاع الدین شیخ

انتہا پسند مودی حکومت کا وقف (ترمیمی) قانون نافذ کرنا بھارتی مسلمانوں کے دین اور ثقافت پر براہِ راست حملہ ہے۔ یہود و ہنود کا ابلیسی گٹھ جوڑ مسلمانوں کی نسل کشی پر تلا ہوا ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ وقف (ترمیمی) قانون کا اصل ہدف بھارت میں مسلمانوں کی مساجد، مدارس، درگاہوں اور قبرستانوں پر انتہا پسند ہندوؤں کا تسلط قائم کرنا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان املاک کے نظم و نسق کی ذمہ داری صدیوں سے صرف مسلمان ہی ادا کرتے رہے ہیں۔ لیکن ترمیمی قانون کی رو سے وقف بورڈ میں دو غیر مسلم اراکین بھی شامل ہوں گے جس سے مسلمانوں کی تقریباً 9.5 لاکھ ایکڑ پر پھیلی 600 سے زائد وقف املاک پر ہر وقت ہندوؤں کے قبضے کی تلوار لٹکتی رہے گی۔ پھر یہ کہ اس ترمیمی قانون کے مطابق املاک کو وقف قرار دینے کا اختیار علاقے کے کلکٹر کے پاس ہوگا جو یقینی طور پر مودی کے ایجنڈا کے مطابق فیصلے کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ آر ایس ایس کے غنڈوں نے پہلے ہی 30 ہزار مساجد پر حق ملکیت کا جھوٹا دعویٰ کر رکھا ہے۔ پھر یہ کہ مودی اپنی انتخابی مہم کے دوران یہ اعلان بھی کر چکا ہے کہ وہ بھارتی مسلمانوں کے عائلی قوانین کو ختم کر کے رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی انتہا پسند بلکہ دہشت گرد حکومت ایک عرصہ سے مسلمانوں کی نسل کشی کا اسرائیلی فارمولا استعمال کر رہی ہے۔ گزشتہ 18 ماہ کے دوران غزہ پر مسلسل وحشیانہ بمباری کر کے ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل 50 ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کر چکی ہے جن میں اکثریت بچوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔ اسی طرح مقبوضہ کشمیر میں تعینات 9 لاکھ قابض بھارتی فوج وقتاً فوقتاً مسلمانوں کا قتل عام کرتی رہتی ہے اور اب بھارت میں بسنے والے مسلمان مودی کے نشانے پر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ابلیسی ممالک میں ایک مماثلت یہ بھی ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے توسیعی عزائم کی تکمیل چاہتے ہیں۔ ایک طرف نتن یاہو گریٹر اسرائیل کے نقشے پیش کر رہا ہے تو دوسری طرف نریندر مودی اکھنڈ بھارت کے قیام کی طرف عملی طور پر بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ تقریباً پون صدی کے حالات و واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ اقوام متحدہ اور اس جیسے دیگر عالمی اداروں سے کسی بھلائی، انصاف اور مظلوموں کی دادرسی کی امید رکھنا عبث ہے۔ لہٰذا 57 مسلم ممالک میں بسنے والے تقریباً دو ارب مسلمانوں کو اپنے مسائل کے حل اور طاغوتی قوتوں کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے خود عملی اقدامات کرنا ہوں گے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ظلم کرنے والے ممالک، ان کے پشت پناہ اور ان کی زیادتی پر خاموش رہنے والے ممالک کو جب یہ معلوم ہوگا کہ مسلم ممالک متحد ہو کر ان کے خلاف معاشی و عسکری اقدامات بھی کر سکتے ہیں تو اسرائیل اور بھارت جیسے دہشت گرد ممالک مسلمانوں کو میلی نظروں سے دیکھنے کی جرأت بھی نہ کر سکیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم ممالک اپنے اختلافات کو پس پشت ڈال کر متحد ہوں اور ایک اجتماعیت کی صورت اختیار کر کے دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لیے عملی اقدامات کریں تاکہ کفار کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب پھر سے قائم ہو اور مظلوموں کی حقیقی مدد کی جا سکے۔ اگر مسلم ممالک اللہ کے دین کو قائم و نافذ کرنے یعنی خلافت کے ادارہ کو دوبارہ قائم کرنے کی جدوجہد کریں گے تو ان کی دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت میں بھی کامیابی حاصل ہوگی۔ ان شاء اللہ!

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

مسلم حکمران اپنی کرسی اور اقتدار بچانے کے لیے باطل قوتوں کے سامنے شرمناک حد تک جھکے ہوئے ہیں: رضاء الحق

غزہ سدِ سکندری کی طرح ہے، اگر یہ بند ٹوٹ گیا تو اس کے بعد پورا عالم اسلام تباہی کی زد میں آجائے گا: ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

بھارت نے اسرائیل کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وقف (ترمیمی) قانون پاس کیا ہے جس کا نشانہ 30 ہزار مساجد اور مدارس ہیں: سید فیضان حسن

میزبان: آصف حمید

”یہود و ہنود کی مسلم دشمنی اور عالم اسلام“

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: غزہ میں جاری جنگ کو روکنے کے لیے ایک معاہدہ ہوا تھا لیکن اسرائیل نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے رمضان المبارک میں اہل غزہ پر بمباری کی اور نہتے مسلمانوں کا خون بہایا۔ موجودہ صورتحال کے تناظر میں بتائیے کہ آج ہم کہاں کھڑے ہیں؟

رضاء الحق: نبی کریم ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ عنقریب دیگر قومیں تم پر ایسے ٹوٹ پڑیں گی جیسے کھانے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ پوچھا گیا: کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس وقت بڑی تعداد میں ہوں گے، لیکن تم سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں گے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب نکال دے گا، اور تمہارے دلوں میں ”وہن“ ڈال دے گا۔ پوچھا گیا: وہن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت کا ڈر۔“ یہ حدیث آج کے حالات پر صد فیصد منطبق ہوتی ہے۔ مسلمان تعداد میں جتنے زیادہ آج ہیں، پہلے کبھی نہیں تھے مگر ان کا رعب دشمنوں کے دلوں سے اُٹھ گیا ہے۔ پہلی جنگ عظیم میں آپ دیکھیں کہ یورپی طاقتوں نے مل کر سلطنت عثمانیہ کے ٹکڑے کر دیے۔ پھر نائن الیون کے بعد 40 ممالک کو امریکہ نے دعوت دی اور سب نے مل کر افغانستان میں تباہی برپا کی، اسی طرح شام اور لیبیا میں بھی کیا گیا۔ 2003ء میں کولن پاول نے ایک جھوٹ گھڑ لیا کہ عراق کے پاس خطرناک ہتھیار ہیں جو کہ بعد میں ثابت نہ ہو سکے لیکن اس جھوٹ کی بنیاد پر امریکہ اور برطانیہ نے مل کر عراق کو تباہ کر دیا۔ غزہ کی جنگ 7 اکتوبر 2023ء کو شروع نہیں ہوئی بلکہ 1917ء میں جب بالفور ڈیکلریشن پاس ہوا تھا اس کے بعد سے ہی فلسطین پر صہیونیوں کا قبضہ شروع ہو گیا تھا۔ کچھ علاقے انہوں نے دھوکے سے خریدے لیکن زیادہ تر علاقوں پر دہشت گردی کے ذریعے قبضہ کیا اور پھر مسلسل قبضہ کرتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ فلسطینیوں کی نسل کشی بھی جاری رکھی ہوئی ہے، لیکن دو ارب مسلمان احتجاج اور مذمت کرنے کے سوا کچھ نہیں کر پا رہے۔ ان کی حیثیت سمندر کی سطح پر جھاگ سے زیادہ کچھ نہیں۔ یہ وہی وہن کی بیماری ہے جس کا ذکر حدیث میں کیا گیا ہے۔ دنیا کی محبت اور موت سے نفرت اس وقت مسلم ممالک کے حکمرانوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ وہ اقامت دین کی جدوجہد کو چھوڑ کر بڑی بڑی بلڈنگز اور شہر تعمیر کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ کرسی و اقتدار کی دوڑ میں باطل قوتوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ کئی عرب اور مسلم ممالک اسرائیل سے تعلقات بڑھانے میں لگے ہوئے ہیں، بعض تو اسرائیل کو تسلیم بھی کر چکے ہیں۔ وہ اسلام کے نفاذ کے برعکس ناچ گانے، بے حیائی اور فحاشی کو پھیلانے کے صہیونی ایجنڈے پر گامزن ہیں۔ یہ دنیا پرستی اور موت کا خوف انہیں جہاد سے دور لے گیا ہے۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جس میں اسرائیل نے غزہ پر بمباری نہ کی ہو اور روزانہ نہتے مسلمانوں کا خون نہ بہایا ہو۔ 15 جنوری 2025ء کو جنگ بندی کا معاہدہ ہوا تھا جس کے ضامن امریکہ اور قطر تھے اور یہ معاہدہ 19 جنوری کو نافذ ہوا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اسرائیل نے خلاف ورزی شروع کر دی تھی۔ اس نے نہ صرف بمباری کی بلکہ غزہ کے مختلف علاقوں پر قبضے کیے، ادویات اور دیگر امدادی سامان کو جانے سے روکا۔ انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے جو مشینری درکار تھی، اس کے داخلے پر پابندی لگا دی۔ پھر رمضان المبارک کے دوران معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اہل غزہ پر شدید حملہ کیا، جس میں تقریباً 650 مسلمان شہید ہوئے، جن میں زیادہ تر عورتیں اور بچے تھے۔ پھر عید الفطر کے موقع پر بھی حملہ کر کے مسلمانوں کو شہید کیا۔ یہاں تک کہ اقوام متحدہ کے زیر اہتمام چلنے والے ایک سکول پر بمباری کر کے 80 افراد کو شہید کیا، جن میں زیادہ تر بچے تھے۔ بعض اطلاعات کے مطابق 50 فیصد غزہ اس وقت اسرائیل کے قبضے میں ہے اور اہل غزہ کو اس نے چاروں طرف سے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ اس کے باوجود اہل غزہ غیرت ایمانی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اس قدر شدید بمباری کے باوجود بھی انہوں نے غزہ سے نکلنے کا کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ اس کی بنیادی وجہ ان کی بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ سے محبت ہے۔ جبکہ دوسری طرف مسلم ممالک کے حکمران ٹرمپ کی ایک دھمکی پر مصر میں اکٹھے ہو گئے اور حماس کے خاتمے اور غزہ میں اسرائیل نواز حکومت قائم کرنے پر تیار ہو گئے۔ افسوس ہے کہ مسلم حکمران اپنی کرسی اور اقتدار بچانے کے لیے باطل قوتوں کے سامنے شرمناک حد تک جھکے ہوئے ہیں۔

سوال: نیتن یاہو نے امریکہ کا دورہ کیا اور ٹرمپ سے ملاقات کی جہاں اس کا بڑا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ حالانکہ اس نے معاہدہ توڑا ہے اور وہ جنگی مجرم بھی ہے۔ اس پر آپ کیا کہیں گے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: جرمنی میں جب یہودیوں کا قتل عام ہوا تھا تو یہودی کہتے تھے کہ ہمارے اوپر یہ جھوٹا الزام لگایا جا رہا ہے کہ ہم جادو کرتے ہیں اور بچوں کو آگ میں جلاتے ہیں۔ آج غزہ میں جو کچھ یہودی کر رہے ہیں اس کو دیکھ کر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ الزام جھوٹا نہیں تھا۔ پھر جب ہم صلیبی جنگوں کے بارے میں

پڑھتے ہیں تو ذکر ملتا ہے کہ قبلہ اول پر قبضہ کرتے وقت صلیبیوں نے مسلمانوں کا اتنا خون بہایا کہ گھوڑے گھٹنوں تک خون میں ڈوب جاتے تھے۔ آج غزہ میں مسلمانوں کا قتل عام دیکھ کر یہ بات بھی سچ معلوم ہوتی ہے۔ یہودی اپنی تاریخ کو دہرا رہے ہیں۔ امریکی صدور کے بارے میں ایک اوپن سیکرٹ ہے کہ ان میں سے ہر ایک فری میسن اور صہیونیوں کا آلہ کار ہوتا ہے۔ ٹرمپ بھی پہلے صدور سے مختلف نہیں نکلا۔ ٹرمپ کی ٹیم میں زیادہ تر لوگ صہیونی اور صہیونیت نواز ہیں۔ حلف اُٹھاتے ہوئے بھی ٹرمپ کے قریبی ساتھی ایلون مسک نے نازیوں والا فاشسٹ سلوٹ کیا جو اس بات کا پیغام تھا کہ دنیا اب فاشسٹ گورنمنٹ کے لیے تیار ہو جائے۔ اس کے بعد اس کے اقدامات بھی اسی طرز کے ہیں۔ یہود کی تاریخ سے واضح ہے کہ انہوں نے کبھی عہد کی پاسداری نہیں کی۔ وہ غیر یہودیوں سے عہد کی پاسداری کو ضروری نہیں سمجھتے۔ ان کی جان اور مال کو اپنے اوپر حلال سمجھتے ہیں کیونکہ وہ دوسروں کو جنٹائل اور گوئم سمجھتے ہیں۔ حماس نے جو معاہدہ کیا وہ اسلامی اصولوں کے مطابق کیا اور اس کی پاسداری بھی کی لیکن اسرائیل نے جو کیا وہ خلاف توقع نہیں تھا اور اس کے بعد جب وہ ٹرمپ کے پاس پہنچا ہے تو ٹرمپ نے اس سے نہیں کہا کہ تم نے معاہدہ کیوں توڑا جس کا ضامن میں تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ معاہدہ بھی ایک دھوکہ تھا جس کا مقصد اپنے قیدی رہا کروانا تھا۔ ہوسکتا ہے بدلے میں اسرائیل نے جو قیدی چھوڑے ان میں اسرائیلی ایجنٹ بھی ہوں یا ان کے ذریعے جاسوسی آلات داخل کیے ہوں جن کے ذریعے سیٹلائٹ یا اے آئی گائیڈڈ حملے کیے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بعد حماس کے لوگوں کی زیادہ شہادتیں ہوئی ہیں۔

دوسری طرف ہمارے حکمران اور مسلم ممالک کیا کر رہے ہیں؟ پاکستان میں کرکٹ کا تماشا ہو گیا۔ مصر میں ایک فٹ بال کلب میچ جیت گیا تو اس کے بعد قائرہ میں اس قدر شاندار قسم کا جشن منایا گیا اور آتش بازی کی گئی جیسے کوئی ملک فتح کرلیا ہو۔ جبکہ ان کے پڑوس میں اہل غزہ خون میں لت پت ہیں۔ مسلم حکمران کہتے ہیں کہ ہم عالمی معاہدوں کے پابند ہیں۔ اب یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے حکمران اقتدار میں آنے کے لیے ماورائے آئین اقدامات کرتے ہیں، اپنے ملک کے قانون کو پامال کرتے ہیں تو پوری اُمت کے مفادات کے تحفظ کے لیے عالمی معاہدوں کے خلاف کیوں نہیں جا سکتے؟ پھر یہ کہ معاہدہ تو دوطرفہ ہوتا ہے۔ اگر اسرائیل معاہدوں کو پاؤں تلے روند رہا ہے تو دوسرا فریق معاہدوں کا پابند کیوں ہے؟

سوال: ٹرمپ کے خلاف امریکہ میں آوازیں کیوں نہیں اُٹھتیں کہ تم ایک ظالم کا ساتھ دے رہے ہو؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: اکا دکا آوازیں تو اٹھی ہیں۔ حالیہ دنوں میں مائیکروسافٹ کمپنی کے خلاف ردعمل آیا ہے کہ تم بھی مسلمانوں کے قتل عام میں ملوث ہو۔ اسی طرح ایک بندے کو حرم میں پکڑ لیا گیا کہ تم فلسطینی جھنڈا کیوں اُٹھائے ہوئے ہو۔ اس طرح کے اکا دکا واقعات تو ہر جگہ ہوتے ہیں لیکن جب فاشسٹ حکومت ہو تو ان آوازوں کو دبا دیا جاتا ہے۔ جو آزادی اظہار رائے کے چیمپئن ہیں وہاں آج کوئی شخص اپنی رائے کو آزادی کے ساتھ پیش نہیں کرسکتا۔

> **ڈیڑھ سال کی مسلسل بمباری کے باوجود اہل غزہ نے ہار نہیں مانی لیکن دوسری طرف مسلم حکمران ٹرمپ کی ایک دھمکی پر مصر میں اکٹھے ہوگئے اور غزہ میں اسرائیل نواز حکومت قائم کرنے پر راضی ہوگئے۔**

سوال: انڈیا میں وقف ترمیمی قانون پاس کر دیا گیا ہے۔ یہ قانون کیا ہے اور اس کے وہاں کے مسلمانوں پر کیا اثرات پڑیں گے؟

سید فیضان حسن: بھارت میں بی جے پی حکومت کا شروع سے ہی یہ موقف رہا ہے کہ مسلمانوں کے دو استھان: قبرستان یا پاکستان۔ یہی آر ایس ایس کا ایجنڈا ہے۔ آر ایس ایس خود تو سیاست میں حصہ نہیں لیتی لیکن اس نے بی جے پی کی صورت میں اپنا سیاسی ونگ رکھا ہوا ہے۔ اسی ایجنڈے کے تحت 1990ء میں بابری مسجد شہید کی گئی اور اس کے بعد سے ان کا ہدف تھا کہ ہندوستان سے مسلمانوں کا صفایا کرنا ہے۔ اس سے قبل بی جے پی کشمیر کی خصوصی حیثیت کو آرٹیکل 370 اور 35 اے میں ترمیم کرکے ختم کرچکی ہے اور اس کے بعد وہ کشمیر میں ڈیموگرافی تبدیل کر رہا ہے۔ اس کے بعد NRC کے نام سے شہریت قانون بنایا گیا جس میں مسلمانوں کی شہریت ختم کی گئی۔ یعنی جو کچھ اسرائیل فلسطین میں کر رہا ہے وہی کچھ بی جے پی ہندوستان میں کر رہی ہے۔ اب جو وقف ترمیمی قانون پاس کیا ہے، اس کا ٹارگٹ مساجد اور مدارس ہیں۔ یعنی ساڑھے 9 لاکھ ایکڑ زمین مساجد اور مدارس کے پاس ہے اس پر قبضہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس قانون کے مضر اثرات آنا شروع ہو گئے ہیں۔ RSS نے کہہ دیا ہے کہ ہم 30 ہزار مساجد گرائیں گے۔ بہت ساری مساجد پہلے ہی انہوں نے بند کی ہوئی ہیں۔

رضاء الحق: آج بی جے پی مسلمانوں کے خلاف جو کھلے عام کر رہی ہے وہی کچھ کانگریس نے چھپ چھپا کر کیا۔ 1974ء میں اندرا گاندھی نے ایک وفد سپین اس لیے بھیجا تھا تاکہ وہ تحقیق کرے کہ وہاں سے مسلمانوں کا خاتمہ کس طرح کیا گیا تھا۔ وہی فارمولا بھارت میں بھی اپنایا جائے۔ ہندوؤں کے عقیدے اور نظریہ میں مسلم دشمنی شامل ہے۔ یہ چیز قائداعظم اور مسلم لیگ کے دوقومی نظریہ کے تصور کو درست ثابت کرتی ہے۔ وقف (ترمیمی) قانون کے ذریعے وہ مساجد، مدارس اور درگاہوں کی زمینوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں جن سے مسلمانوں کو سالانہ 14 بلین ڈالر آمدن ہوتی ہے۔ کشمیر پر پہلے ہی قبضہ کر چکے ہیں۔ اس سے قبل وہ شہریت کے قانون میں تبدیلی کرکے بھارت کے مسلمانوں کی شہریت بھی چیلنج کر چکے ہیں۔ پھر یہ کہ مودی نے اپنی الیکشن مہم کے دوران یہ کہا تھا کہ میں حکومت میں آکر مسلمانوں کے عائلی قوانین میں ترمیم کروں گا۔ یہ خطرہ بھی سر پر منڈلا رہا ہے۔

سوال: انڈیا میں مسلمانوں پر جو مظالم جاری ہیں، ان کے خلاف قانون سازی کرکے ان کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچی جا رہی ہے، کیا مسلمانوں کو اس کے خلاف احتجاج نہیں کرنا چاہیے تھا؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: احتجاج تو یہ ہے کہ مظاہرے کرلو، جلوس نکال لو، سڑکیں بند کرلو، بینر لگا لو، ٹاک شوز میں دل کی بھڑاس نکال لو۔ یہ کام تو ہم پچھلے 77 سال سے کرتے چلے آرہے ہیں، کیا اس کا کوئی فائدہ ہوا؟ کشمیری احتجاج کرتے رہے، دنیا سے اپنا حق مانگتے رہے لیکن افغانیوں نے کہا ہم نے اپنا حق خود لینا ہے۔ انہوں نے لے لیا جبکہ کشمیری آج بھی احتجاج کر رہے ہیں۔ جب دنیا پر ظالموں کی حکمرانی ہو تو آپ احتجاج کس سے کریں گے؟ آج آپ کو فلسطین کا جھنڈا اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے تو احتجاج سے کیا ہوگا؟ اصل ضرورت عملی اقدامات کی ہے۔ دنیا صرف طاقت کی زبان سمجھتی ہے، جہاں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے وہاں ان کے پاس طاقت نہیں ہے لیکن جہاں مسلمانوں کے پاس طاقت ہے وہاں دشمن قوتوں کے مفادات پر کاری ضرب لگائی جائے۔ خواہ وہ معاشی مفادات ہوں، سیاسی مفادات

ہوں یا عسکری مفادات ہوں۔ مثال کے طور پر اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیں تو یہ ان کے معاشی مفادات پر کاری ضرب ہوگی کیونکہ ایسا کر کے آپ ان کو جانے والے پیسے کو روک سکتے ہیں۔ انڈیا میں مسلمانوں کا احتجاج نہ ہونے کے برابر ہے۔ وہ ایک طرح سے سرنڈر کر چکے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو دلت اور شودروں سے بھی کمتر درجے پر قبول کر چکے ہیں۔ ہم جب ایک خاص سطح پر سرنڈر کر لیتے ہیں، بزدلی کو مصلحت اور منافقت کو حکمت کا نام دے کر خود کو دھوکہ دے لیتے ہیں تو شکست لازم ہوتی ہے۔ پھر یہ کہ غلامی میں آدمی کا ضمیر بدل جاتا ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ لیں پاکستان میں بے شمار لوگوں نے سچ بولنا چھوڑ دیا ہے۔ بین الاقوامی دباؤ ہو یا حکومتی دباؤ ہو، معاشرے کا دباؤ ہو یا خاندان کا انسان اپنی گفتگو بدل لیتا ہے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میری فیملی میری وجہ سے پریشان ہو۔ لہٰذا جب بھی ہم کمپرومائز کر لیتے ہیں تو گویا ہم خود کو پنجرے میں بند کر لیتے ہیں۔

رضاء الحق: اقبال نے کہا تھا:

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

بنیادی طور پر دین کا جو جامع تصور تھا، وہ خلافت کے سقوط کے بعد جان بوجھ کر محو کر دیا گیا۔ مسلمانوں کی اکثریت یہی سمجھتی ہے کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کر لو تو بس اسلام پورا ہو گیا۔ جبکہ اسلام کے سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام کو انہوں نے بھلا دیا ہے جس کی وجہ سے ہم سیاسی اور معاشی طور پر اغیار کے غلام بن چکے ہیں جبکہ معاشرتی سطح پر بھی مغربی طرز معاشرت کو اپنایا جا رہا ہے۔

سوال: جو لوگ کہا کرتے تھے کہ پاکستان بنانے کا فیصلہ غلط تھا، وہ آج بھارت میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر کیا کہیں گے؟

رضاء الحق: ہمارے ہاں جو موم بتی مافیا ہے وہ غزہ میں جاری پندرہ ماہ کے ظلم پر کیوں خاموش ہے، غزہ کے معصوم بچوں کی شہادت پر وہ احتجاج کیوں نہیں کرتے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ مغرب سے فنڈ لے کر مغربی ایجنڈے پر ہی کام کرتے ہیں۔ جہاں تک بھارت کے مسلمانوں کا تعلق ہے تو وہ آپس میں ہی تقسیم ہیں۔ ایک حلقے میں اگر کوئی مسلم امیدوار کھڑا ہے تو اس کے مقابلے میں دیگر کئی مسلم امیدوار کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کا ووٹ تقسیم کر کے ہندو امیدوار جیت جاتے ہیں۔ اس وقت بی جے پی کی حکومت میں ایک اتحادی جماعت کے 15 مسلمان لوک سبھا کے ممبر ہیں۔ انہوں نے وقف (ترمیمی) قانون کے خلاف احتجاجی طور پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ بھارتی سپریم کورٹ میں اس قانون پر نظر ثانی کی درخواست بھی دائر کی گئی ہے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ بھارت کی عدلیہ بھی RSS کے ایجنڈے کو سہارا دیتی ہے۔ افضل گرو کیس میں بھارتی عدالت نے یہ کہہ کر پھانسی کی سزا دی تھی کہ اگرچہ فیصلہ عدل کے تقاضوں کے مطابق نہیں ہے لیکن عوام کے جذبات کو سامنے رکھتے ہوئے ضروری ہے کہ افضل گرو کو پھانسی دی جائے۔ عوام کے جذبات تو اس وقت مودی اور RSS کے کنٹرول میں ہیں۔

سوال: وقف ترمیمی قانون پر بھارتی میڈیا کا کیا ردعمل ہے؟ کیا وہ بھارتی مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی بھی کر رہا ہے یا ہندو انتہا پسندوں کا ترجمان بنا ہوا ہے؟

سید فیضان حسن: انڈین میڈیا کو انڈیا میں گودی میڈیا کہا جاتا ہے۔ جب سے مودی حکومت میں آیا ہے وہاں پر غیر جانبدارانہ بات کرنے والے لوگ میڈیا سے غائب ہو گئے ہیں۔ بھارتی مسلمان اس قدر خوفزدہ ہیں کہ وہ کوئی بیان دینے سے بھی گھبراتے ہیں۔ کچھ مسلمان احتجاج بھی کر رہے ہیں مگر ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ دہلی میں مسلمان بازوؤں پر کالی پٹی باندھ کر جامع مسجد گئے تو ان میں سے 300 لوگوں کے خلاف FIR درج کر لی گئی اور ہر ایک پر 10 لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کیا گیا۔ ٹاک شوز میں ایک مسلمان کے مقابلے میں دس ہندو بول رہے ہوتے ہیں اور مسلمان کو صرف دو تین منٹ بولنے کا موقع ملتا ہے اور درمیان میں میزبان اس کو ٹوکتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: یہی تو فاشسٹ ریاست ہوتی کہ لوگوں نے احتجاج کیا تو ان کے خلاف FIR درج ہو گئیں۔ ایسی صورتحال میں میڈیا پر آ کر کون سچ بولے گا؟ صرف وہی لوگ میڈیا پر آ کر بات کریں گے جن کے ساتھ پہلے سے طے ہو گا کہ آپ نے کیا بات کرنی ہے۔

سوال: جب ہلاکو خان بغداد پر حملے کی تیاری کر رہا تھا تو بغداد کے مسلمان آپس کی بے معنی بحثوں میں اُلجھے ہوئے تھے۔ کیا آج ہمارا حال بھی وہی نہیں ہے؟

ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: بے شک ایک ایسے وقت میں جبکہ غزہ میں مسلمان شہید ہو رہے ہیں دوسری طرف یہاں اس پر بحثیں ہو رہی ہیں کہ داڑھی کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے، پینٹ پہننا حلال ہے یا حرام ہے؟ ٹائی لگانا حرام یا حلال ہے؟ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں فرینڈز آف فلسطین کے نام سے تنظیم بھی کام کر رہی ہے اور اہل غزہ کے لیے فنڈز بھی جمع ہو رہے ہیں، ان کے اجتماعات بھی ہوتے ہیں۔ لہٰذا سب کچھ غلط نہیں ہے، البتہ اچھا کرنے کی صلاحیت کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

رضاء الحق: 7 اکتوبر 2023ء کے بعد کئی مسلم ممالک کے حکمران سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے کہ ہم اسرائیل کے ساتھ تعلقات میں اتنا آگے بڑھ رہے تھے یہ اچانک کیا ہو گیا۔ اسی طرح مسلم امہ اپنے اپنے مفادات میں الجھی ہوئی ہے۔ نوجوان نسل سوشل میڈیا کے نشے میں مبتلا ہے۔

میزبان: اس وقت امن عالم چند جنونی قسم کے لوگوں کے ہاتھوں یرغمال بن چکا ہے جن کے پاس طاقت بھی ہے اور اختیار بھی جبکہ دوسری طرف امت مسلمہ ایمان کی طاقت سے بھی محروم ہے۔ جیسا کہ اقبال نے ابلیس کی مجلس شوریٰ نظم میں کہا تھا

یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محروم یقیں

اگر امت مسلمہ اجتماعی توبہ کرے، اپنے ایمان کو تازہ کرے اور اپنے اندر یقین پیدا کرے تو وہن کی بیماری ختم ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسے کہ لوہے کو زنگ لگتا ہے۔ پوچھا گیا: اس کا کیا علاج ہے؟ فرمایا: ((کثرۃ ذکر الموت وتلاوۃ القرآن)) موت کا ذکر کثرت سے کرو اور قرآن سے ہدایت حاصل کرو۔ ہمیں اقوام متحدہ اور غیروں کی طرف دیکھنے کی بجائے خود کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اپنے اندر ایمانی طاقت اور غیرت دینی پیدا کرنا ہوگی اور اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات (جن سے یہود کو فائدہ پہنچتا ہے) کا مستقل بائیکاٹ کرنا ہوگا۔ بقول اقبال

یہ گھڑی محشر کی ہے، تُو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل، عمل کوئی اگر دفتر میں ہے!

اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے۔ آمین

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ رضاء الحق: مرکزی ناظم نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: معروف دانشور اور مصنف

3۔ سید فیضان حسن: ریسرچ سکالر تنظیم اسلامی۔

میزبان: آصف حمید: مرکزی ناظم سمع وبصر اور سوشل میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ابو موسیٰ

تحریکِ انصاف کی حکومت قریباً تین سال پہلے عوامی حمایت کھو چکی تھی اور بُری طرح لڑکھڑا رہی تھی اس پر ایک سیاسی مخالف نے بڑا خوب طنز کیا تھا کہ حکومتی ارکان کو ہیلمٹ پہن کر عوام میں نکلنا چاہیے اور یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ اگر اُس وقت انتخابات کروا دیئے جاتے تو تحریکِ انصاف کے امیدواروں کی اکثریت کی ضمانت ضبط ہو جاتی۔ مخالف جماعتیں مقتدرہ سے ساز باز کر کے تحریک عدم اعتماد سے حکومت سے نجات پانے میں تو کامیاب ہوگئیں لیکن اُنہوں نے فوری طور پر نئے انتخابات کرانے سے انکار کر دیا۔ اکثر سیاسی مبصرین کی رائے ہے کہ یہ مسلم لیگ (ن) پیپلز پارٹی اینڈ کمپنی کی حماقت عظمیٰ تھی۔ اُنہیں فوری طور پر انتخابات کروا دینے چاہیے تھے۔

راقم کی رائے میں یہ ہرگز اُن کی حماقت نہیں تھی بلکہ اُنہوں نے سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا تھا کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ اپنے خلاف کرپشن کے Open & Shut کیسز کو حکومتی دباؤ پر عدلیہ سے ختم کروالیں اُن کا تیر نشانہ پر لگا اگرچہ ن لیگی لیڈر کے پاس منی ٹریل کا نام ونشان نہ تھا لیکن وہ لندن سے پاکستان آتے ہوئے جہاز ہی میں ''باعزت'' بری ہو گئے۔ برادرِ خورد منی لانڈرنگ کے بارے میں یہ کہہ کر کہ بچوں سے غلطی ہوگئی تھی۔ اعترافِ جرم کر چکے تھے لیکن جس دن اُن پر فردِ جرم عائد ہونا تھی، معجزہ رونما ہوا اور وہ اُس دن وزیر اعظم کی کرسی پر فٹ کر دیئے گئے اور ٹین پرسنٹ سے بڑھ کر hundred percent پر ترقی کرنے والا آصف زرداری صدر پاکستان بنا دیا گیا۔ لہٰذا کرپشن میں لدا پھدا یہ ٹولا حکومت بنا کر دودھ سے دُھل گیا۔ یہ اس لیے کیا گیا کہ کل کا کیا اعتبار ہے مقتدرہ کسی وقت رخ پھیر لے تو کرپشن کے انبار اور پہاڑ کھڑے کر کے جو یورپ، امریکہ وغیرہ کے بنکوں کو ''مالی استحکام'' بخشا گیا تھا، اُس کا انجام کیا ہوتا؟ لہٰذا ان مفادات کے حوالے سے یہ اُن کا صحیح ترین فیصلہ تھا۔ پھر اُنہیں الہام تو نہیں ہونا تھا کہ عوامی سطح پر بازی یوں پلٹ جائے گی کہ اب وہ عوام میں ہیلمٹ پہن کر جائیں گے تو بھی سر نہ بچا سکیں گے۔ وہ تحریکِ انصاف اور اس کا بانی عمران خان جس کے بارے میں راقم سمیت اکثر مبصرین کی رائے یہ بن گئی تھی کہ وہ اب شاید پاکستان کی سیاست میں Relevent ہی نہ رہے اور کبھی انتخابی سیاست میں حصہ نہ لے سکے۔ اس کی سیاست زمین میں دفن ہو جائے گی لیکن حیرت انگیز طریقے سے وہ یوں بلندیوں کی طرف محوِ پرواز ہوئی کہ دیکھتے دیکھتے بڑے بڑوں کی ٹوپی زمین پر آ گرتی ہے۔ اور کوئی جٹ پگڑی سنبھال نہیں پا رہا، بہرحال اس خطرے کو محسوس کرتے ہوئے کہ عرش سے فرش پر نہ آ گریں۔ آئین کی ایسے مٹی پلید کی گئی کہ ہر چند کہیں کہ ہے پر نہیں ہے۔ کسی صورت مقتدرہ کی گود میں بیٹھی حکومت انتخابات کروانے پر تیار نہ تھی یہاں تک کہ وہ کام جو کسی بنانا رپبلک میں بھی نہیں ہوا تھا یعنی سپریم کورٹ کو شٹ اپ کہہ دیا گیا۔ بے چارہ منہ ہی دیکھتا رہ گیا۔ اُن دنوں میں سپریم کورٹ میں وکیل کم اور وردی زیادہ نظر آتی تھی۔ کس کی مجال تھی کہ مصنوعی حکومت کے خلاف کچھ کہہ سکے۔ بہرحال اپنی طرف سے پورا بندوبست کر کے 8 فروری 2024ء کو انتخابات کے انعقاد کا اعلان کر دیا گیا اور ایک ایسا جج جس کے نام کے ساتھ بھی اگرچہ قاضی تھا لیکن وہ عدل و انصاف پر انتہائی بدنما دھبہ ثابت ہوا اب نظریہ ضرورت کے حوالے سے کوئی جسٹس منیر کا نام نہیں لیتا۔ قاضی نے تحریک انصاف کو انتخابی نشان سے محروم کر کے عدلیہ کو زمین بوس کر دیا اور بعد ازاں جب عدالت میں اپنے ہی ساتھیوں نے اس حوالے سے کڑے ہاتھوں لیا تو اس نام کے قاضی نے سارا ملبہ الیکشن کمیشن پر ڈال دیا کہ اُس کے احکامات کو اس محکمہ نے غلط مطلب پہنایا ہے۔

بہرحال ذی شعور اور محب وطن پاکستانیوں کی بہت بڑی اکثریت اب یہ تسلیم کرتی ہے کہ تحریک انصاف کو انتخابی نشان سے محروم کر کے پاکستان کی بنیادوں پر ایسا میزائل مارا گیا کہ پاکستان اب تک سنبھل نہیں پا رہا۔

سپریم کورٹ آف پاکستان ماضی میں یہ فیصلہ دے چکا ہے کہ کسی جماعت سے انتخابی نشان نہیں چھینا جا سکتا۔ درحقیقت انتخابی نشان سادہ لوح عوام کا انتخابات کے اہم ترین پروسیجر میں حصہ لینے یعنی ووٹ کاسٹ کرنے کا آئینی اور قانونی طریقہ ہے۔ لہٰذا یہ محض اُس جماعت کی حق تلفی نہیں بلکہ عوام کو اظہارِ حق رائے دہی کے اہم ترین جز سے محروم کرنا ہے۔ بہرحال صورتِ حال یہ ہے کہ قاضی صاحب نہ صرف پاکستان آنے سے خوفزدہ ہیں بلکہ بیرونِ ملک بھی محفوظ زندگی گزارنے کے لیے اُنہیں اپنی شکل تبدیل کروانی پڑ رہی ہے۔ ''ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا!'' قاضی صاحب کے اس فیصلے کی وجہ سے تحریکِ انصاف ایک جماعت کی حیثیت سے الیکشن میں حصہ نہ لے سکی اور جماعت سے تعلق رکھنے والے جتنے امیدوار تھے اتنے ہی تعداد میں اُنہیں انتخابی نشان ملے کسی کو بینگن اور کسی کو جوتا وغیرہ وغیرہ یہ سب کچھ تو پری پول رگنگ کہلائے گا۔ لیکن پھر 8 فروری کو ایک نئی تاریخ رقم ہوئی۔ لوگ ڈھونڈتے اور پوچھتے پھرتے تھے کہ عمران خان کے امیدوار کا اس حلقہ میں کون سا انتخابی نشان ہے اور اُس روز عوام نے چن چن کر نشانہ بازی کی۔ شام تک نتائج میں یہ آزاد امیدوار قریباً دو تہائی اکثریت سے جیت چکے تھے۔ بڑے میاں صاحب مایوس ہو کر وکٹری سپیچ ہاتھوں میں لیے واپس جا چکے تھے۔ فارم 45 ہاتھوں میں لیے یہ آزاد اراکین جشن منا رہے تھے۔ مسلم لیگ کے سربراہ کو اپنے لاہور کے حلقہ سے ایک کینسر زدہ بوڑھی عورت کے ہاتھوں ناقابل یقین حد تک بڑی شکست کا سامنا تھا کہ راتوں رات فارم 47 چھا گیا۔ یہ دھاندلی نہیں تھی کیونکہ پاکستان کے انتخابات میں دھاندلی تو اگرچہ جزو لاینفک ہے۔ 5 سے 10 فیصد تک کا ریکارڈ ہے لیکن الیکشن کمیشن نے 2024ء کے انتخابات راتوں رات اپنے آفس میں دوبارہ کروائے اور فارم 47 کی صورت میں پبلک کر دیئے جس میں ایسی فاش غلطیاں بھی تھیں کہ بعض حلقہ جات میں صد فی صد ووٹ پڑے دکھائے گئے۔ اور پھر بڑے میاں صاحب کو کہا گیا کہ آپ واپس آ جائیں اور ایک روز پہلے کی ''باسی'' وکٹری سپیچ کو ترو تازہ کر کے پڑھنے کا کہا گیا لیکن بڑے میاں صاحب کے ''ضمیر'' نے تھوڑی سی انگڑائی لی۔ اُنہوں نے خود وزیر اعظم بننے سے انکار کر دیا۔ ویسے بھی مقتدرہ کو شہباز شریف جیسا تراشا ہوا ہیرا چاہیے تھا جو اُنہیں مل گیا اور وہ اُس دن سے لے کر آج تک مالکوں کی مداح سرائی میں شب و روز گن گن کر دن گزار رہے ہیں، اللہ بھلا کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ راقم کے لیے صحافی کا لفظ بڑا ہے اور نہ ہی کبھی باقاعدہ صحافی ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن لگ بھگ پینتیس (35) برس سے سیاسی قلم کاری کر رہا ہوں جو جریدے اور بعض اوقات کچھ اخبارات میں بھی شائع ہوئے۔ میری تحریر میں نہ کبھی اتنی شدت آئی نہ ایسا طرزِ تحریر سامنے آیا جو اس تحریر میں ہے جو راقم کو خود پسند نہیں لیکن کیا کروں، ایسا ظلم بھی تو میرے پاکستان میں کبھی نہ ہوا تھا۔ یہ جیسے سب کا پاکستان ہے اسی طرح میرا بھی ہے۔ لیکن جب دیکھتا ہوں کہ صرف ایک شخص کی دشمنی میں پاکستان کو کہاں پہنچا دیا گیا ہے کہ ''نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن'' خوف یہ ہے کہ کسی وقت آسمان سے پاکستان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ آ جائے خدانخواستہ خدانخواستہ۔

حالت یہ کر دی گئی ہے کہ اگرچہ بلوچستان زمینی اور جغرافیائی لحاظ سے تو پاکستان سے اب تک جڑا ہوا ہے لیکن کیا وہاں مرکز کی رتی بھر رٹ ہے۔ خیبر پختونخوا کی حکومت کو

مرکز دشمن کی حکومت سمجھتا ہے اور اُس سے دشمن والا سلوک کر رہا ہے۔ اُس کے جائز فنڈز دبا کر بیٹھا ہوا ہے اور وہاں کی عوام میں سخت بے چینی ہے پہلے تو لوڈ شیڈنگ بھی انتہا درجہ کی تھی، وہ وہاں کی حکومت نے جنگ و جدل سے کم کروائی ہے۔ پنجاب کو ایسی خاتون کے حوالے کر دیا گیا جس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ محترمہ فارم 47 کی بدولت پنجاب اسمبلی کی رکن بن گئیں تھیں اور اب کارکردگی کے اربوں کے اشتہاروں نے مقبولیت کے حوالے سے بالکل ہی لٹیا ڈبو دی ہے۔ پنجاب کے لوگوں کی آنکھوں میں غصہ اور انتقام کے شعلے بھڑک رہے ہیں لیکن اُنہیں ڈنڈے سے، وہ بھی عام ڈنڈے سے نہیں بلکہ ایسے آہنی ڈنڈے سے جس پر خاکی کور چڑھا ہوا ہے، بُری طرح دبا کر رکھا گیا۔ ویسے بھی کون نہیں جانتا کہ اہل پنجاب ہمیشہ خاموش اور پس پردہ کام دکھاتے ہیں۔ جیسے اُنہوں نے 8 فروری کے الیکشن میں دکھایا۔

سندھ کے شہروں میں پی پی پی کے خلاف شدید نفرت پائی جاتی ہے۔ البتہ اندرون سندھ کے دیہی علاقوں میں وڈیرہ راج ہے جن کا تعلق پی پی پی سے ہے، وہاں عوام کو نہ پہلے کبھی آزادی نصیب ہوئی تھی اور نہ آج ہے۔ اس پس منظر میں خاکی آہنی چادر تان کر مرکزی اور صوبائی حکومتیں چل رہی ہیں۔

بیرونی سرمایہ کاری جتنی کم اس وقت ہے، پاکستان کی تاریخ میں کبھی نہ تھی۔ بیرونی سرمایہ کاری کے بڑے بڑے اعلانات ہوتے ہیں لیکن عملی طور پر صفر ہے۔ پہلی حکومتیں بھی اگرچہ اپنی طاقت کے مطابق میڈیا کا گلہ دباتی تھیں، لیکن آج میڈیا پر مکمل قبضہ ہے۔ جس سے سوشل میڈیا پر افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کنٹرولڈ میڈیا سے مضحکہ خیز دعوے کیے جاتے ہیں مرکز اور صوبوں میں اخباری اشتہارات دینے کا مقابلہ ہے اور ایسے دعوے کیے جاتے ہیں کہ کسی باشعور آدمی کے لیے ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

بجلی کا یونٹ ساڑھے 7 روپے کم دیا گیا، اس پر اربوں کے اشتہار دیے جا رہے ہیں۔ یہ نہیں بتاتے کہ تحریک انصاف کی حکومت ختم کر کے گزشتہ 3 سال میں لگ بھگ 45 روپے فی یونٹ بڑھایا بھی ہماری ہی حکومت نے تھا۔ وہ GDP جو تین سال پہلے 6.2 تھا آج بمشکل 2.5 فیصد تک پہنچا ہے۔ سوشل میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے اس غریب قوم کا 37 ارب روپیہ لگا دیا گیا لیکن وہ ضائع ہو گیا۔ سوشل میڈیا کنٹرول نہ ہو سکا۔ عمران خان کی مقبولیت کم کرنے کے لیے ہر حربہ اختیار کیا گیا، چادر اور چار دیواری کے تقدس کا تصور ختم کر دیا گیا عورتوں کو سڑکوں پر گھسیٹا گیا، کارکنوں کے کاروبار تباہ کر دیے گئے اُن کے گھر بل ڈوز کر دیے گئے لیکن ”مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“ حقیقت یہ ہے کہ عمران خان جب تک جیل میں اُس کی مقبولیت کم نہیں ہو سکتی بہر حال ”کہاں تک سنو گے کہاں تک سناؤں“ میرے پاکستان کو برباد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ اس کی تفصیل لکھوں تو ایک ضخیم کتاب وجود میں آ جائے گی۔

خارجی سطح پر باقی حقائق چھوڑ دیں کہ کیسے چین سے دوری اختیار کی جا رہی ہے اور امریکہ کے مفادات کا کس حد تک تحفظ ہو رہا ہے۔ دیگ سے صرف ایک چاول کا دانہ چیک کرتے ہیں۔ امریکہ کو خوش کرنے کے لیے یوکرائن سے اُس وقت گندم درآمد کی گئی جب گندم کے اپنے گودام بھرے پڑے تھے اور اپنے کسان کو تباہ و برباد کر دیا، جس کے نتائج نجانے کب تک بھگتنے پڑیں گے۔ اب ہم اس امریکہ زدہ حکومت سے توقع کر رہے ہیں کہ غزہ کے فلسطینیوں کے لیے کچھ کرے۔ تو پھر راقم کیا عرض کرے، سادگی ہے، خوش فہمی ہے اور شاید اصل حالات سے مکمل لاعلمی ہے۔ حال میں جو گیارہ پاکستانی اسرائیل کی زیارت کرنے لیے گئے تھے ان میں سے ایک خاتون نے جس طرح اسرائیل کی مداح سرائی کی ہے اس سے سرکاری سطح پر لاتعلقی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ بھٹو کے دور کی عرب اسرائیل جنگ کا کیا حوالہ دیں جب پاکستان سے جنگ میں حصہ لینے کے لیے پائلٹ گئے تھے اور اُنہوں نے صدفی صد نتائج دیئے تھے ماشاء اللہ ماشاء اللہ۔ عمران مخالف صحافی حامد میر شاہد ہیں کہ جنرل باجوہ وزیر اعظم عمران خان پر شدید دباؤ ڈالتے رہے کہ اسرائیل کو تسلیم کر لو لیکن وہ نہ مانا، عمران کو نکالنے کی ایک وجہ یہ بھی بنی۔ یہاں تو شروع شروع میں اس حوالے سے جلسوں اور احتجاج کو بڑے سائنٹفک طریقے سے روکنے کی کوشش کی گئی بعد ازاں عوام کے تیور دیکھ کر خاموشی اختیار کر لی گئی ہے اور مجبوراً ایک آدھ سفارتی سطح پر فلسطینیوں کے حق میں حکومتی بیان بھی آ جاتا ہے جس پر امریکہ کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ البتہ یہ بھی حقیقت ہے کہ عرب مسلمان ریاستیں تو اس سے بھی گئی گزری ہیں اور غزہ پر اسرائیل کے مکمل کنٹرول کے انتظار میں ہیں۔ یہاں یہ سوال ہے کہ بھٹو نے ایسی جرأت کا مظاہرہ کیسے کر لیا تھا اور موجودہ حکومت حماس کا نام لینے کی بھی جرأت کیوں نہیں کرتی۔ جواب بڑا واضح اور سیدھا سا ہے کہ بھٹو کی پشت پر عوام تھی، آج کی حکومت اپنی پشت پر نگاہ ڈالنے کی جرأت نہیں کر سکتی کیونکہ پاکستانی عوام کی آنکھوں میں تو خون اُترا ہوا ہے۔ جس امریکہ کی چھاؤں میں ہماری حکومت پرورش پا رہی ہے اُس کے لے پالک اسرائیل کی مخالفت کیسے مول لی جا سکتی ہے۔

❀❀❀

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(4 تا 9 اپریل 2025ء)

جمعۃ المبارک 04 اپریل: صبح لاہور آمد ہوئی۔ شعبہ نشر و اشاعت کے اجلاس کی صدارت کی۔ مشیر خصوصی، ایوب بیگ مرزا سے مختصر ملاقات کی۔ تقریر اور خطبۂ جمعہ، مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن، لاہور میں ارشاد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ دوپہر کو شعبہ سمع و بصر کے اجلاس کی صدارت کی۔ پروگرام ”امیر سے ملاقات“ کی ریکارڈنگ کرائی۔ شام کو معتمد عمومی، سید احمد حسن صاحب کی عیادت کے لیے اُن کے گھر جانا ہوا۔

ہفتہ 05 اپریل: صبح مرکزی عاملہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد ازاں شعبہ نظامت اور دوپہر کو شعبہ تعلیم و تربیت کے اجلاس کی صدارت کی۔ شام کو کراچی واپسی ہوئی۔ رات کو ”غزہ“ کی موجودہ صورتحال پر مرکزی عاملہ کے ایک فوری آن لائن اجلاس کی صدارت اور تنظیمی سطح پر کیے جانے والے چند امور کا فیصلہ کیا۔

اتوار 06 اپریل: حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کے شرکاء سے بعد از رمضان ملاقات کے اجتماع میں شرکت اور خطاب کیا۔ شام کو ”اہل غزہ کی پکار“ کے عنوان سے تنظیم اسلامی کے نظم کے تحت ہونے والے مظاہروں میں تمام بیٹوں کے ساتھ شرکت اور حلقہ کراچی وسطی کے علاقہ میں چار مقامات پر خطاب کیا۔

پیر 07 اپریل: شام کو حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کے شرکاء سے طے شدہ انفرادی ملاقاتوں کا اہتمام ہوا جن میں احباب کے مسائل و معاملات پر مشاورت، تنظیمی فکر اور طریقہ کار سے متعلق سوال و جواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوا۔

منگل 08 اپریل: صبح 10 بجے ”غزہ“ کی موجودہ صورتحال اور تنظیم کے کرنے کے کاموں کے حوالہ سے مرکزی عاملہ کے خصوصی آن لائن اجلاس کی صدارت کی۔ رات کو حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کے شرکاء سے طے شدہ انفرادی ملاقاتوں کا اہتمام ہوا جن میں احباب کے مسائل و معاملات پر مشاورت، تنظیمی فکر اور طریقہ کار سے متعلق سوال و جواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوا۔

بدھ 09 اپریل: شام کو حلقہ کراچی وسطی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے دورۂ ترجمہ قرآن کے شرکاء سے طے شدہ انفرادی ملاقاتوں کا اہتمام ہوا میں جن میں احباب کے مسائل و معاملات پر مشاورت، تنظیمی فکر اور طریقہ کار سے متعلق سوال و جواب کی نشست کا بھی اہتمام ہوا۔

صد لخت پارۂ انسان

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

رمضان المبارک اور عید الفطر گویا پلک جھپکتے میں آئے اور گزر گئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ کریمی کے مطابق ہماری مغفرت، رحمت و برکت محفوظ رکھے، ہمارے کمزور لرزاں وترساں ایمان کی حالت پر رحم فرمائے (آمین) ہماری خوشیاں اور غم امت سے جڑے، سانجھے ہیں! دل کا ایک حصہ وقفِ غزہ رہتا ہے، ہم چاہیں بھی تو نظر چرا نہیں سکتے۔ نگاہ بھر کر دیکھ لیں تو سوائے درد کی ٹیسوں اور ان غموں کا لاوڈا ہونا بے قرار کرتا ہے! غزہ کی عید بھی حسبِ سابق تھی۔ بے رحم بموں کی برسات، بے دخلی کے حکم، حسن البناء نے کہا تھا: ''حقیقی عید وہی ہے جب تمہاری زمینیں آزاد ہوں گی۔ قرآن کی حاکمیت ہوگی۔ لہٰذا عید پر اپنے خوبصورت ماضی کو یاد رکھا کرو۔ (عید آزاداں شکوہِ ملک و دیں..... عید محکوماں ہجومِ مومنین۔ ہماری عیدیں تو ہجوم کی عکاس ہیں!) میرے بچو! تم سب اپنی ذمہ دری کو سمجھو۔ اس راستے میں محنت کرو۔ ممکن ہے تمہیں قربانی دینی پڑے۔ گھبرانا مت! اللہ عزوجل تمہارے ساتھ ہیں وہ تمہیں ضائع نہ ہونے دیں گے! ان شاء اللہ۔''

یہ سبق اہلِ غزہ کا پکا ہے۔ 18 مارچ سے اسرائیل نے اچانک بلاتعطل بمباری شروع کردی یکطرفہ جنگ بندی توڑ کر۔ انھوں نے برستے بموں میں ٹوٹی مساجد کے پہلو میں تراویح ادا کیں۔ عید کی تیاری بھی مقدور بھر کی تاکہ بچے نئے کپڑے جیسے اور جتنے میسر ہوں پہن کر عید منائیں۔ اور انھوں نے منائی! یوں کہ باپ کی مٹھی میں دبے عیدی کے نوٹ رہ گئے اور شہادت نے پورے خاندان کو آن لیا! کھانے کا لقمہ بچے کے کھلے منہ میں اٹکا رہ گیا اور گولی خون میں نہلا گئی۔ دو نئے ننھے جوتوں کے جوڑے جو والدین نے سنبھال رکھے تھے عید کے لیے، ننھے اجسادِ خاکی کے کفنوں کے ساتھ رکھے دیکھے گئے۔ ہر دن سے بڑھ کر ہلاکت خیزی امریکی بموں اور اسرائیلی ہیلی کاپٹروں سے برستی گولیوں نے بروزِ عید دیں۔ ہم نے تو اپنی عید کو غمگین کرنا گوارا نہ کیا، قبرستان کی سی خاموشی یا ڈکاروں بھری تکبیرات، بے روح۔

ایک گوری رو رو کر سوجی آنکھوں کے ساتھ سوال کر رہی تھی۔ سچے، تلخ سوال! 'اگر کوئی ملک، برطانیہ پر ایسٹر یا کرسمس پر بمباری کرتا؟ اگر کوئی جنوبی انگلینڈ، پر بمباری کرتا لگاتار کئی مہینے تک یا فرانس میں بمباری سے اکٹھے 22 مار دیتا۔ کیا خیال ہے دنیا کیا ردعمل دیتی؟ مگر..... فلسطین میں قتلِ عام جاری ہے۔ اگر ایسا سفید فام قوم کے ساتھ ہوتا؟..... یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے۔ ایسا کوئی ہونے نہ دے گا! اس کے باوجود برطانیہ، امریکہ، اسرائیل کو فنڈ کر رہے ہیں۔ ہم یہ ظاہر کر رہے ہیں گویا یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں! ہم کس دنیا میں رہ رہے ہیں؟' نہایت بے حس دنیا میں! شاید ہم بھی مصنوعی ذہانت، روبوٹ ہو چکے۔ دل و دماغ پتھرا چکے۔ دھڑکنا بھول گئے۔ احساسات شل ہو گئے۔ جبالیہ میں کلینک میں بارہا بے دخل ہونے والوں، پناہ گزینوں پر بمباری ہوئی۔ ایک نوجوان کے ہاتھ میں کیا ہے۔ ننھا سا بچہ۔ صرف دھڑ ہے۔ سر کے بغیر۔ نوجوان دیوانہ وار بازو اونچا کیے، اس پر یہ دھڑکنیں روک دینے والا منظر دکھا کر کہے جا رہا ہے۔ 'حسبنا اللہ و نعم الوکیل' اس حال میں بھی! ہمارے لیے اللہ کافی ہے! اللہ مولنا ولا مولی لھم... اللہ ہمارا ولی، دوست، مددگار ہے! اور ان کا کوئی مولیٰ نہیں۔' اتنا عزم کیونکر؟ کیونکہ اس نے غزوۂ احد کے خونچکاں منظر میں، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی حالت میں سیدنا عمرؓ سے کافروں کو یہ کہلواتے دیکھ رکھا ہے۔ اور یہ بھی کہ 'ہمارے شہداء (مقتولین) جنت میں ہیں اور تمہارے مقتول جہنم میں۔ وہ قرآن اور سیرتِ نبویؐ پر تربیت میں ڈھلے ہیں۔ جانتے ہیں کہ احد و خندق کے بعد ہر دن فتوحات لایا، یہاں تک کہ 3 براعظموں پر مسلم حکمرانی چھا گئی، خلافتِ عثمانیہ کے زوال تک۔ اسی لیے ان کے جذبے سرد نہیں پڑتے۔ ہم نے اعمال پیش کیے، انھوں نے جانیں۔ اپنی، اپنے پیاروں کی۔ ہم نے اموال پیش کیے انھوں نے اپنا خون ..... ہم نے تلاوتِ قرآن کی، اُنھوں نے عمل کر کے دکھایا۔ خصوصاً ان 485 آیاتِ جہاد پر جس سے ہم نظریں چراتے ہیں۔ دیر البلاح میں مسجد الضار کے سامنے کا ہولناک منظر۔ انسانی خون سڑک پر یوں پانی کی طرح بہتا کبھی نہ دیکھا تھا۔ صلیبی جنگوں کے سے ناقابلِ یقین مناظر جب قدس میں مسلمانوں کا خون گھوڑوں کے گھٹنوں تک بہہ رہا تھا۔ یہ صلیبی جنگ ہے۔ یقین نہ آئے تو امریکی وزیرِ دفاع پیٹ ہیگستھ کو دیکھ لیں۔ (فرق صرف یہ ہے کہ اب یہودی عیسائی مل کر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں، مسلم دنیا خاموش ہے۔ اس ہولی میں ٹرمپ کے ہندو وزیر کبیر بھی ہمراہ ہیں!)

تفصیل یہ ہے کہ پیٹ نے اپنی تصاویر سرکاری سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر دی ہیں۔ جولائی 2024ء میں بھی انسٹا گرام پر پوسٹ کر چکا ہے۔ چار تصاویر جن میں بازو کے کہنی سے اوپر کے عضلات پر 'ٹیٹو' (tatoo) کے ذریعے عربی میں 'کافر' کندہ ہے۔ یہ حدیث میں مذکور دجال کے حلیے کو متعارف کرواتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ)' ..... دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) 'کافر' لکھا ہوگا'۔ (بخاری) یہ وزیرِ دفاع کی اپنے 'مسیح الدجال' سے وارفتگی کا اظہار ہے! اس تصویر پر تو اہلِ مغرب بھی شدید معترض ہوئے کہ یہ اسلاموفوبیا ہے۔ مسلمانوں کو ناراض کرنے والا۔ اس تناظر میں نئی امریکی حکومت کے آنے پر فلسطینیوں پر جنگ بندی معاہدہ توڑ کر بے تحاشا خون ریزی اور مسلم دنیا کی خاموشی دیکھیے! ('گارڈین' نے اس 'ٹیٹو' پر تفصیل سے لکھا ہے۔) 'کافر' کا یہ ہتھیار انتہا پسند سفید فام (فار رائٹ) اسلاموفوبی استعمال کرتے ہیں، مسلمانوں کی تضحیک و تذلیل اور انھیں چڑانے کے لیے۔ ایک فار رائٹ گروہ 'پراوڈ بوائز' کے سابقہ لیڈر، جو بگز کا بھی ایسا ہی ٹیٹو بنا ہے۔ یہ ان کے صلیبی جنگجو ہونے کا رجحان واضح کرتا ہے۔ جو فار رائٹ میں بڑھ رہا ہے۔ دوسرا ٹیٹو جو وزیرِ دفاع نے بنا رکھا ہے وہ لاطینی میں لکھا صلیبی جنگوں کا نعرہ ہے۔ 'Deus Vult'۔ جبکہ ایک تصویر میں سینے پر 'یروشلم صلیب' کندہ ہے، جسے صلیبی جنگجوؤں کی خصوصی صلیب کہا جاتا ہے کیونکہ وہ عیسائی صلیبی جنگوں میں مقبول رہی۔ اس وقت یہ 'ٹیٹو' سامنے آنے پر وزیرِ دفاع پر تنقید میں اضافہ ہوا ہے۔ کانگریس میں پہلے

ہی وہ متنازعہ ہو چکے تھے اور کئی ایک نے ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ نیٹ پر یہ فوری ردِعمل کا باعث بنا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ نادانی ہوگی کہ اتنے تسلسل سے بالکل واضح شدت پسند عیسائی قومیت کا واشگاف اظہار، نظر انداز کیا جائے جبکہ یہ شخص دنیا کے طاقتور ترین مقام پر بٹھایا گیا ہو۔ (اس کی تعیناتی پر بھی اعتراضات ہوتے رہے) پیٹ ایک صلیبی جنگ کی راہ پر ہے، اپنے سوچے سمجھے ملکی اور بین الاقوامی دشمنوں کے خلاف۔"

دجال کے قدموں کی چاپ سنی جاسکتی ہے! اللہ کا اختیار و مشیت ہے کب اور کیسے! پچھلے اسرائیلی سفاکی کے ریکارڈ ٹوٹ چکے۔ ہم اللہ کی مدد کو پکارتے ہیں۔ 23 مارچ کو 15 امدادی کارکن ایمبولینسوں میں زخمیوں کی مدد کے لیے پہنچنے سے پہلے ہی لاپتہ ہو گئے گاڑیوں سمیت۔ اسرائیل نے فلسطینیوں پر بمباری کے بعد انھیں نشانہ بنایا۔ تلاش جاری رہی۔ ہفتے بعد رفح میں اجتماعی قبر سے زندگی بچانے والوں کی ہلال احمر کی یونیفارم پہنیں لاشیں مل گئیں۔ یہ بھی جنگی جرم ہے۔ مگر نہ صرف دنیا دیکھ رہی ہے بلکہ یورپی یونین، عالمی عدالتِ انصاف کی جاری کردہ گرفتاری وارنٹ کے باوجود نیتن یاہو کو کھلی چھٹی دے رہے ہیں یورپ میں آمدورفت کی۔ ہنگری کے وزیر اعظم کا اسے دعوت دینا شرمناک ہے۔ تمام قوانین، ضابطے، آئین، اخلاقیات، انسانیت کی دعوے داری کے پرخچے اڑ گئے۔ حتیٰ کہ اب غزہ میں جاری نسل کشی پر علماء کی عالمی تنظیم "لجنۃ الاجتھاد والفتوی بالاتحاد العالمی لعلماء المسلمین" نے فلسطینی مسلمانوں، ہمسایہ ممالک مصر، اردن، لبنان، اور اس کے بعد تمام عرب اور اسلامی ممالک پر جہاد کی فرضیت کا فتویٰ جاری کر دیا ہے۔

غزہ میں نکبہ ۱۹۴۸ء سے بڑھ کر بدترین مظالم کا ارتکاب ان کے خاتمے کے عزم کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ امریکہ کی ایماء پر گریٹر اسرائیل کی تکمیل کا منصوبہ غزہ، لبنان اور شام میں جاری ہے۔ غزہ سے خبریں میڈیا پر گھٹی دبی ٹویٹ پر سنگین ترین حقائق کی صورت سامنے ہیں۔ ہر فرد یہی پوسٹ کر رہا ہے کہ پوری دنیا نے انہیں تنہا چھوڑ دیا ہے۔ فاقے اور ہر طرف چھائی ہوئی موت، امت کے خلاف بھاری فردِ جرم عائد کرتی ہے۔ ہر مسلمان کے دامن پر فلسطینی خون کے چھینٹے ہیں! اللہ امت کو بیداری نصیب کرے اور ہمارے حال پر رحم فرمائے! (آمین)

یہ شائیلاک کی اولاد کا کرشمہ ہے
قدم قدم پہ ہیں صد لخت پارۂ انسان

اہلِ غزہ کی پکار اور ہمارا کردار

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ ﷾

اہل غزہ کی پکار ہمارے سامنے ہے۔ ڈیڑھ سال کا طویل عرصہ انہوں نے اسرائیل کی مسلسل بمباری میں شہادتیں پیش کرتے ہوئے گزار دیا۔ 60 ہزار سے زائد مسلم بچے، خواتین اور مرد شہید ہو چکے ہیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ غزہ شہر کھنڈر بن چکا ہے۔ اگر اب بھی ہم نہیں جاگ رہے تو یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ہم سب نے مرنا ہے اور اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ کیا جواب دیں گے؟ بحیثیت مسلمان ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم فلسطینی بھائیوں کی پکار پر لبیک کہیں، ان کے لیے آواز اُٹھائیں، مظاہرے اور احتجاج کریں، مالی مدد بھی کریں، حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو بھی جھنجوڑیں اور بھی جو کر سکتے ہیں وہ کریں۔ صہیونی درندوں کا علاج دو طریقوں سے ہی ممکن ہے۔ (1)۔ اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ وہ تمام مصنوعات جن کا منافع اسرائیلی معیشت کو سہارا دیتا ہے ان سب کا بائیکاٹ کیا جائے۔ یہ ہر مسلمان کے اختیار میں ہے۔ عوام بھی بائیکاٹ کریں اور حکومتی اور ریاستی سطح پر بھی ایسی تمام مصنوعات پر پابندی لگائی جائے۔ دنیا میں اس وقت دو ارب کے قریب مسلمان ہیں۔ اگر یہ عہد کر لیں کہ ایسی تمام مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے گا تو اسرائیل سوچنے پر مجبور ہو جائے گا۔ (2)۔ عسکری سطح پر اسرائیل کو واضح اور سخت دھمکی دی جائے۔ او آئی سی کے چارٹر میں بھی لکھا ہوا ہے کہ مسلمان ممالک کی حکومتیں نہ صرف اخلاقی اور مالی سطح پر فلسطینیوں کی مدد کرنے کی پابند ہیں بلکہ وہ فلسطینیوں کی عسکری سطح پر بھی مدد کریں گی۔ ہم عوام اور تمام دینی وسیاسی جماعتوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ متحد ہو کر اہل غزہ کی پکار پر لبیک کہیں۔ احتجاجی مظاہرے کریں، جلوس اور ریلیاں نکالیں اور حکومت اور پاک فوج کو یاد دلائیں کہ بحیثیت مسلم سب کی ذمہ داری ہے کہ اہل غزہ کی اخلاقی، سفارتی، مالی اور عسکری مدد کریں۔ ہم حکمرانوں اور مقتدر حلقوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ریاستی سطح پر اسرائیلی مظالم کے خلاف آواز بلند کریں اور ریاستی سطح پر ایسے اقدامات کیے جائیں کہ اسرائیل کو یہ دوٹوک پیغام جائے کہ اگر اہل غزہ کا خون بہانا بند نہ کیا تو اس کے خلاف عسکری اور فوجی طاقت استعمال کی جاسکتی ہے۔ ہم پارلیمنٹ کے اراکین سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ پارلیمنٹ میں اہل غزہ کی نسل کشی کے خلاف آواز اٹھائیں۔ حکمرانوں اور مقتدر طبقات کو سمجھ لینا چاہیے کہ اہل غزہ کے دفاع میں ہی ہمارا دفاع بھی ہے۔ اگر خدانخواستہ سقوط غزہ ہو گیا تو کل ہماری باری بھی آئے گی، کیونکہ بحیثیت ایٹمی مسلم ملک ہم بھی اسرائیل کے نظروں میں کھٹکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکمرانوں، مقتدر طبقات، عوام اور ہم سب کو اپنے اپنے حصے کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ کل اللہ کے سامنے ہم شرمندہ اور ذلیل نہ ہوں۔

غزہ میں اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کے خلاف تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام پاکستان بھر میں احتجاجی مظاہرے

● حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی

امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کی جانب سے احکامات موصول ہونے پر امیر حلقہ نے ہنگامی بنیادوں پر امراء مقامی تناظیم، نقباء منفرد اسرہ جات اور معاونین حلقہ سے رابطے کیے اور مظاہرے کے انعقاد کے لیے مشاورت کی۔ مشاورت کے بعد طے پایا کہ مورخہ 6 اپریل، 2025 بروز اتوار صبح 11 بجے پشاور پریس کلب کے سامنے مظاہرہ کیا جائے گا۔ راتوں رات رفقاء سے رابطے کیے گئے اور صبح پونے گیارہ بجے پشاور پریس کلب پہنچنے کا کہا گیا۔ چونکہ اس وقت مارکیٹیں بند ہو چکی تھیں اور چھپائی کا کام ممکن نہیں تھا۔ چنانچہ مرکز حلقہ میں موجود ٹی بورڈز اور بینرز استعمال کیے گئے۔ مزید برآں مرکز سے موصول شدہ سلوگنز کی ٹی بورڈز اور بینرز پر ہاتھ سے لکھائی کی گئی جو کہ مظاہرے کے لیے استعمال میں لائے گئے۔ الحمدللہ! رفقاء صبح پونے گیارہ بجے پشاور پریس کلب پہنچنا شروع ہو گئے اور گیارہ بجے مظاہرے کا آغاز کیا گیا۔ اس مظاہرے میں 100 سے زیادہ رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ وہ سڑک کے دونوں کناروں پر ہاتھوں میں ٹی بورڈز اُٹھائے کھڑے تھے۔ مظاہرے کے لیے ساؤنڈ سسٹم کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔ مظاہرے کے دوران امیر تنظیم اسلامی کا موضوع کے حوالے سے ایک کلپ چلایا گیا۔ اس کے علاوہ رفقائے تنظیم اسلامی نے اپنے خطابات سے شرکاء کے دلوں کو گرمایا، مقررین میں پشاور غربی کے رفیق محترم محب الرحمٰن، ناظم دعوت حلقہ محترم فضلِ باسط، معتمد مقامی تنظیم نوشہرہ محترم فیصل ظہیر قاضی نے مظاہرین سے خطاب کیا۔ مظاہرہ تقریباً 12 بجے امیر حلقہ کی اختتامی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ مظاہرے میں میڈیا کے کارکنان نے بھرپور تعاون کیا اور مظاہرے کی کوریج کی۔ امیر حلقہ اور تنظیم اسلامی کے ذمہ داران کے تاثرات بھی ریکارڈ کیے۔ مزید برآں مظاہرے میں شامل بچوں کے تاثرات ریکارڈ کیے۔ پولیس اور دیگر اداروں کے افراد نے بھی تعاون کیا۔ امیر حلقہ نے ان سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کیا۔ (رپورٹ: سعید اللہ شاہ، معتمد حلقہ)

● حلقہ پنجاب جنوبی

امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ حفظ اللہ کی ہدایت کے مطابق پاکستان کے طول و عرض میں غزہ کی موجودہ المناک صورتحال پر بروز اتوار 6 اپریل 2025 کو ملک بھر میں مظاہرے ہوئے۔ اسی سلسلے میں حلقہ پنجاب جنوبی میں بھی اتوار کو سہ پہر پونے چار بجے رفقاء قرآن اکیڈمی ملتان میں جمع ہوئے۔ وہاں سے ایک پر امن ریلی نکالی گئی جو بعد میں مظاہرہ کی صورت میں چوک چونگی نمبر 9 سے ہوتی ہوئی شمس آباد چوک پر کچھ دیر رکی۔ وہاں سے مظاہرین عید گاہ چوک پہنچے۔ اس دوران کثیر تعداد میں رفقاء نے بینرز اور ٹی بورڈ اٹھا رکھے تھے۔ اس مظاہرے میں ملتان سے ملحقہ علاقوں سے رفقاء نے بھی شرکت کی۔ مظاہرے کی قیادت جناب عمر کلیم خان نے کی۔ مظاہرے میں 300 کے قریب رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ 5 بجے تک مظاہرہ جاری رہا۔ اس کے بعد رفقاء واپس اسی راستہ سے ریلی کی صورت میں قرآن اکیڈمی آفیسرز کالونی ملتان پہنچے۔ جہاں ناظم مظاہرہ جناب عمر کلیم خان نے اختتامی خطاب کیا، اہل غزہ کے لیے دعا کی اور رفقاء کا شکریہ ادا کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سی کوشش کو قبول فرمائیں، اہل غزہ کی نصرت فرمائیں اور اسلام دشمن یہود و نصاریٰ کے عزائم کو ناکام و نامراد کریں۔ آمین!

(رپورٹ: شوکت حسین انصاری، معتمد)

● حلقہ کراچی جنوبی

5 اپریل ہفتہ امیر حلقہ کراچی جنوبی نے مرکز سے موصول ہدایات کے مطابق مشاورت کے بعد اتوار 6 اپریل سہ پہر 5 بجے تا اذان مغرب تک قیوم آباد سے کالا پل تک مظاہرہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا اور مقامی امیر اختر کالونی محترم حبیب الرحمان کو ناظم مظاہرہ کی ذمہ داری تفویض فرمائی۔ ناظم مظاہرہ نے امراء سے فوراً رابطہ کیا اور ان کے لیے بینرز کی مطلوبہ تعداد کے لیے آرڈر لیا۔ مرکز سے موصول سلوگن کی پرنٹنگ ایک ہی سائز میں چھپوانے کا فیصلہ ہوا جو کہ الحمدللہ ارجنٹ پرنٹ کروا لیے گئے۔ امیر حلقہ کی ہدایات پر معتمد حلقہ نے ایک شیڈول ترتیب دیا اور مظاہرہ سے متعلق ہدایات جاری کیں خصوصی طور پر تمام رفقاء کو صلوٰۃ الحاجۃ کی ادائیگی کی ہدایت کی۔ ناظم مظاہرہ نے اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر ایک میپ تیار کیا جس میں رفقاء کے مظاہرے کرنے کی ترتیب بنائی گئی اور اپنے کام کو چار مقامی امراء جناب محمد نعمان نسیم (امیر کورنگی شرقی تنظیم)، جناب ڈاکٹر وقاص علی (قائم مقام امیر کورنگی غربی تنظیم)، جناب عاطف اسلم (امیر ڈیفنس تنظیم) اور جناب انجینئر نعمان آفتاب (امیر سوسائٹی تنظیم) کو چار مقامات پر ذمہ داری تفویض فرمائی۔ مظاہرے کے انعقاد سے ایک گھنٹہ قبل 3 پیڈسٹرین برج پر 7 بڑے بینرز آویزاں کئے گئے۔ چاروں پوائنٹس پر ناظمین کو جناب حبیب الرحمٰن نے مظاہرے کا میٹریل پہنچانے کی ذمہ داری ادا کی۔ مرکز سے موصول امیر تنظیم اسلامی کا پیغام رفقاء و احباب کو دکھانے کا اہتمام کیا گیا جس میں امیر محترم نے ہدایت کی تھی کہ رفقاء اپنے گھر کے افراد بیٹوں، پوتوں، نواسوں وغیرہ کے ساتھ شرکت کریں جس پر الحمدللہ عمل دیکھنے میں آیا۔ اکثر رفقاء اپنے گھر والوں کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اختر کالونی تنظیم کے مشیر اجتماعات جناب محمد یاسین صدیق نے چاروں متعین پوائنٹس پر ناظمین کو رفقاء و احباب کی متوقع تعداد کے حساب سے پانی کی بوتلیں پہنچانے کی ذمہ داری ادا کی۔ الحمدللہ قیوم آباد سے کالے پل تک روڈ کے ایک جانب منظم انداز میں رفقاء نے مرکز سے منظور شدہ سلوگنز کے بینرز تھامے ہوئے ایک طویل فاصلے کی زنجیر بنا کر اس اہم دینی تقاضا کو ادا کیا اور سمع اطاعت کا بہترین مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ مظاہرے میں رفقاء کے علاوہ احباب کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کر کے اپنے وقت کا انفاق کیا۔ امیر حلقہ کراچی جنوبی گشت کرتے رہے، مرکزی ناظم مالیات جناب محمد فیصل منصوری اور نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان جناب انجینئر نعمان اختر نے بھی مظاہرہ کا دورہ کیا۔ الحمدللہ اس مظاہرہ میں کل 300 رفقاء و احباب نے شرکت فرمائی۔ اجتماعی دعا پر مظاہرہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ غزہ کے مسلمانوں کی قربانیوں کو قبول و منظور فرمائے، اسرائیل کے ظلم و ستم سے انہیں ہمیشہ کے لیے نجات عطا کرے، ہمیں جس قدر ہو سکے ان کے ساتھ تعاون کی توفیق نصیب فرمائے۔ تمام رفقاء و احباب کو اس سعی پر دنیا و آخرت میں بہترین اجر سے نوازے۔ (مرتب: محمد سہیل، معتمد)

● حلقہ حیدر آباد

حلقہ حیدر آباد کے زیر اہتمام 6 اپریل 2025 بروز اتوار سہ پہر 4 بجے مظاہرے کا آغاز کیا گیا۔ تمام رفقاء و احباب جم خانہ حیدر آباد کی شاہراہ پر جمع ہوئے بعد ازاں ریلی کی صورت میں پریس کلب پہنچے۔ مظاہرہ میں 100 سے زائد رفقاء و احباب شریک تھے۔ (عبدالرحیم بیگ مرزا، ناظم نشر و اشاعت)

● حلقہ اسلام آباد

تنظیم اسلامی حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام وفاقی دارالحکومت میں فلسطینی عوام پر

جنگ بندی معاہدہ کے باوجود اسرائیلی افواج کی ننگی جارحیت کے خلاف آبپارہ چوک میں ایک احتجاجی مظاہرہ منعقد کیا گیا۔ مظاہرین نے پلے کارڈز اٹھائے ہوئے تھے جس پر اسرائیلی درندگی کے خلاف اور فلسطینی مسلمانوں کی حمایت میں نعرے درج تھے۔ مظاہرین مسجد شہداء سے ہوتے ہوئے پرامن انداز میں مین آبپارہ چوک پہنچے جہاں ریلی نے احتجاجی جلسے کی شکل اختیار کرلی۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم اسلامی حلقہ اسلام آباد کے امیر جناب راجہ محمد اصغر نے کہا کہ غزہ میں نہتے فلسطینی عوام پر جنگ بندی معاہدے کے باوجود اسرائیلی فوج کی طرف سے مسلسل بمباری انتہائی شرمناک ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اپنے روایتی دجل اور دھوکہ دہی کے ذریعے صہیونی ریاست نے فاقہ کشی اور مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا جنگ زدہ فلسطینی مسلمانوں تک امداد پہنچانے کے تمام راستے مسدود کرکے مہذب دنیا کے منہ پر طمانچہ مارا ہے لیکن نام نہاد بین الاقوامی برادری خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ غزہ کے مسلمانوں پر گیس، بجلی اور پانی کی ترسیل کو منقطع کرکے اسرائیلی ریاست نے سفاکیت کی تمام حدیں پار کردی ہیں لیکن دنیا کے کسی کونے سے کوئی موثر آواز نہیں اٹھ رہی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی افواج نے گھروں کے ساتھ ساتھ مسجدوں اور ہسپتالوں کو بھی نہیں بخشا لیکن انسانی حقوق کے نام نہاد علمبرداروں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے اسلام آباد شمالی کے امیر جناب اعجاز حسین نے کہا کہ جنگ کے بھی کچھ آداب اور اصول ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں تو اپنے آپ کو جمہوریت کا چیمپین اور انسانی حقوق کا علمبردار کہنے والوں نے انسانی حقوق کا جنازہ ہی نکال دیا۔ انہوں نے بین الاقوامی برادری کے اجتماعی ضمیر کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا کہ ایک طرف تو بنیادی حقوق کے نام نہاد علمبردار ہمیں ٹیلی ویژن سکرینوں پر کتوں کی مرہم پٹیاں کرتے ہوئے دکھائے جاتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ دوسری طرف اسی مہذب دنیا کے کسی بھی ملک کو فلسطین میں نہ تو شیر خوار بچوں کی لاشیں نظر آرہی ہیں اور نہ ہی بموں سے اُڑتے خواتین اور بے گناہ انسانوں کے چیتھڑے۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ سفارتی سطح پر اپنی کوششیں تیز کرتے ہوئے مسلم دنیا کے نمائندہ کی حیثیت سے اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔ آخر میں تنظیم اسلامی کے مرکزی نائب ناظم اعلیٰ برائے رابطہ وقانونی امور جناب ڈاکٹر ضمیر اختر خان نے اسلامی دنیا کے حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ ان سارے ممالک سے سفارتی تعلقات منقطع کریں جو اس وقت صہیونی ریاست کی پشت پر کھڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین کسی زمینی تنازعے کا نام نہیں ہے بلکہ اس ارضِ مقدس کی حفاظت دنیا بھر کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی کا اولین تقاضا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت مسلم دنیا کی افواج کی کل تعداد اسی لاکھ سے زیادہ ہے لیکن ایمانی غیرت ناپید ہونے کی وجہ سے پوری مسلم دنیا خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہوئی ہے۔ انہوں نے علماء کرام پر زور دیا کہ وہ منبر ومحراب سے آواز بلند کرکے لوگوں کی ذہن سازی میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ مشکل کی اس گھڑی میں اپنے مسلمان بھائیوں کی بھرپور مالی، سفارتی اور اخلاقی مدد کریں۔ ڈاکٹر ضمیر اختر خان نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اسرائیل کو فائدہ پہنچانے والی کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔ اپنے فلسطینی بہن بھائیوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ڈاکٹر ضمیر اختر کی اجتماعی دعا پر مظاہرے کا اختتام ہوا۔ (ڈاکٹر اشرف علی، ناظم نشرواشاعت)

● حلقہ لاہور شرقی وغربی

معاہدے کے باوجود اسرائیل کی جانب سے غزہ پر حالیہ وحشیانہ بمباری کے خلاف امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کی خصوصی ہدایت کی تعمیل کرتے ہوئے ہنگامی بنیادوں پر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور شرقی وحلقہ لاہور غربی کا مشترکہ احتجاجی مظاہرہ 6 اپریل بروز اتوار بعد از نمازِ عصر پنجاب اسمبلی کے سامنے چیرنگ کراس مال روڈ لاہور پر منعقد ہوا۔ نمازِ عصر مسجد شہداء مال روڈ میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد ناظم مظاہرہ جناب اسد بلال نے شرکاء کو مسجد کے باہر ضروری ہدایات دیں۔ حسب روایت رفقاء کو بینرز، پلے کارڈز اور تنظیم کے جھنڈوں کے ساتھ نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے مقررہ مقام پر پہنچے کے لئے روانہ کیا گیا۔ ٹریفک میں کسی قسم کا خلل اور رکاوٹ ڈالے بغیر مال روڈ کے دونوں اطراف رفقاء واحباب منظم انداز میں چلتے ہوئے چیرنگ کراس پر پہنچے۔ سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری گڑھی شاہو تنظیم کے امیر جناب عدیل آفریدی نے ادا کی۔ مظاہرے کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جس کی سعادت جناب حافظ خباب عبدالخالق نے حاصل کی۔ اس کے بعد راقم نے شرکاء سے خطاب کیا۔ اس کے بعد حلقہ لاہور غربی سے جناب فاروق احمد گیلانی نے موضوع کے حوالے سے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد حلقہ لاہور شرقی کے ناظم دعوت جناب شہباز احمد شیخ نے شرکاء سے خطاب کیا۔ اس کے بعد امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کا کراچی میں جاری مظاہرے سے خطاب کو لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ آخر میں نائب امیر تنظیم اسلامی جناب اعجاز لطیف نے شارٹ نوٹس پر مظاہرے کے کامیاب انعقاد پر منتظمین اور رفقاء واحباب کے دینی جذبے کی تحسین فرمائی اور دعا پر مظاہرے کا اختتام فرمایا۔ مظاہرے میں ناظم اعلیٰ تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر علامہ عطاء الرحمن عارف، صدر مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور جناب ڈاکٹر عارف رشید اور ناظم سمع وبصر وسوشل میڈیا جناب آصف حمید نے بھی شرکت فرمائی۔ انتہائی منظم مظاہرے پر ٹریفک وارڈنز اور سیکیورٹی پر مامور پولیس نے بھی خراجِ تحسین پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور فلسطین میں ہمارے مظلوم بھائیوں کی خصوصی تائید ونصرت فرمائے۔ آمین یارب العالمین! (رپورٹ: نعیم اختر عدنان، ناظم نشرواشاعت، لاہور شرقی)

● حلقہ سرگودھا

فلسطین پر صہیونی مظالم کے خلاف امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے حکم پر حلقہ سرگودھا میں احتجاجی مظاہرہ کا انعقاد کیا گیا۔ مظاہرے میں 30 رفقاء کے علاوہ 10 کے قریب احباب نے بھی شرکت کی۔ نمازِ عصر کے بعد مسجد جامع القرآن سرگودھا میں رفقاء واحباب کو امیر تنظیم اسلامی کے ویڈیو پیغامات سماعت کروائے گئے۔ اس کے بعد مظاہرین مین سیٹلائٹ ٹاؤن روڈ سے ہوتے ہوئے سیٹلائٹ ٹاؤن چوک پر پہنچے جہاں چاروں اطراف میں انتہائی منظم انداز میں رفقاء واحباب بینرز اور ٹی بورڈ لے کر کھڑے رہے تقریباً پچاس منٹ کے بعد مظاہرے کا اختتام نمازِ مغرب پر مسجد جامع القرآن سرگودھا میں واپس پہنچ کر ہوا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ غزہ کے مسلمانوں کی غیب سے مدد فرمائے۔ آمین یارب العالمین! (رپورٹ: خواجہ ہارون رشید، ناظم نشرواشاعت)

● حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن

06 اپریل 2025ء بروز اتوار دوپہر 2:00 بجے تا 3:45 بجے کچہری چوک گجرات میں غزہ میں جنگ بندی کے معاہدہ کی خلاف ورزی میں اسرائیل کی غزہ پر مسلسل وحشیانہ بمباری کے خلاف تنظیم اسلامی حلقہ گوجرانوالہ ڈویژن کے تحت مظاہرہ ہوا۔ جس میں مرکز کی ہدایت کے مطابق سلوگنز پر مشتمل بینرز کے ذریعے اسرائیلی مظالم کے خلاف آگاہی دی گئی۔ گجرات سے قریبی نظم جلالپور جٹاں، کنجاہ تنظیم اور لالہ موسیٰ منفرد اسرہ نے بھی مظاہرہ میں شرکت کی۔ رفقاء کی کل تعداد 80 تھی اور احباب تقریباً 20 تھے۔ مظاہرہ کے دوران امیر حلقہ نے تقریباً 12 منٹ موضوع کے حوالے سے گفتگو کی۔ مظاہرہ کا اختتام دعا پر ہوا۔ (رپورٹ: علی جنید میر، امیر حلقہ)

نوٹ: بقیہ رپورٹس ندائے خلافت کے آئندہ شمارے میں شائع کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- وزارتِ صحت، فلسطین-غزہ کی 4 اپریل 2025ء کو جاری کردہ رپورٹ کے مطابق 18 مارچ 2025ء سے اب تک شہداء کی تعداد 1249 اور زخمیوں کی تعداد 3022 ہو چکی ہے۔ 7 اکتوبر 2023ء سے جاری اسرائیلی جارحیت میں شہداء کی مجموعی تعداد 50609 جبکہ زخمیوں کی تعداد 115063 تک جا پہنچی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!
فلسطینی مرکزی ادارہ شماریات نے بتایا ہے کہ غزہ اس وقت جدید تاریخ کے سب سے بڑے یتیمی کے بحران کا سامنا کر رہا ہے، جہاں جاری اسرائیلی جارحیت کے باعث ہزاروں بچے اپنے والدین سے محروم ہو گئے ہیں۔ اسرائیلی حملوں کے 534 دن کے دوران اب تک غزہ میں 39384 بچے اپنے ایک یا دونوں والدین سے محروم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے تقریباً 17000 بچے ایسے ہیں جن کے دونوں والدین شہید ہو چکے ہیں اور وہ مکمل طور پر بے سہارا زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔
- اسرائیل کے قومی سلامتی کے وزیر اتمار بن غفیر نے عید الفطر کے تیسرے روز ایک بار پھر سخت سیکیورٹی حصار میں مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولا اور اس کے صحن میں یہودی مذہبی رسومات ادا کیں۔
- غزہ کے مشرقی علاقے التفاح میں اسرائیلی قابض فوج کی وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں دار الارقم سکول ملبے کا ڈھیر بن گیا، جہاں بے گناہ شہریوں نے پناہ لے رکھی تھی۔ اس المناک حملے میں 25 فلسطینی شہید جبکہ 100 سے زائد زخمی ہو گئے، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔
- غزہ کے شمالی علاقے جبالیا میں قابض صیہونی افواج کے حملے کے نتیجے میں حماس کے ترجمان عبد اللطیف القانوع جامِ شہادت نوش کر گئے۔
- رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو دنیا بھر میں قبلۂ اول بیت المقدس کی آزادی اور مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے یوم القدس کے طور پر منایا گیا۔ اس سلسلے میں پاکستان بھر میں ریلیاں اور مظاہرے منعقد کیے گئے۔
- قابض اسرائیلی فوج نے رمضان کے مقدس مہینے کے آخری جمعہ کے موقعے پر مسجد اقصیٰ تک نمازیوں کی رسائی روکنے کے لیے سخت پابندیاں عائد کیں۔ متعدد فلسطینیوں کو فوجی چوکی عبور کرنے سے روک دیا۔
- یروشلم کی عبرانی یونیورسٹی کی ایک تازہ تحقیق کے مطابق، اسرائیلی حکومت کے فیصلوں اور گہرے سماجی اختلافات نے صہیونی عوام میں شدید اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ 40 فیصد اسرائیلی شہری ملک چھوڑنے کی خواہش رکھتے ہیں۔
- قابض اسرائیلی فوج نے لبنان کے خیام قصبے پر آتش گیر بموں سے بمباری کر کے بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **بھارت: متنازعہ وقف (ترمیمی) بل کے خلاف مظاہرے:** بھارت میں متنازع وقف (ترمیمی) بل کی منظوری پر ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے جاری ہیں۔ متنازعہ بل کے خلاف احمد آباد، کولکتہ اور چنئی سمیت بھارت بھر میں مظاہرین نے ''مقدس اثاثوں پر سیاست نامنظور'' کے بینر اُٹھائے ہوئے تھے۔ سرکاری اندازوں کے مطابق بھارت میں 25 وقف بورڈز کے پاس تقریباً 8 لاکھ سے زائد جائیدادیں اور تقریباً 9 لاکھ ایکڑ زمین موجود ہے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی نے کہا ہے کہ وقف (ترمیمی) بل کا مقصد مسلمانوں کو پسماندہ کرنا اور اُن کی جائیداد کے حقوق غصب کرنا ہے۔ دریں اثنا بل کو بھارتی سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔
- **بنگلہ دیش: مودی سے حسینہ واجد کی حوالگی کا مطالبہ:** عبوری رہنما محمد یونس نے بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی سے بنگلہ دیش سے مفرور ہونے والی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کی حوالگی کا مطالبہ کیا ہے۔ مودی اور محمد یونس کی ملاقات بنکاک میں ہوئی۔
- **امریکہ: مائیکروسافٹ کی تقریب میں ملازمین کا فلسطین کے حق میں احتجاج:** مائیکروسافٹ کی 50 ویں سالگرہ کی تقریب کے دوران جب مائیکروسافٹ اے آئی کے سی ای او مصطفیٰ سلیمان ''کو پائلٹ'' (Copilot) سے متعلق نئی اپڈیٹس اور مستقبل کے وژن پر بات کر رہے تھے تو ملازمین نے غزہ میں ہونے والے اسرائیلی مظالم کے خلاف احتجاج کیا۔ احتجاج کے موقع پر مائیکروسافٹ کے بانی بل گیٹس اور سابق سی ای او اسٹیو بالمر بھی تقریب میں موجود تھے۔ واضح رہے کہ اگلے روز احتجاجی ملازمین کو کمپنی سے برطرف کر دیا گیا۔
- **جنوبی سوڈانی پاسپورٹ ہولڈرز کے تمام ویزے منسوخ:** امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ جنوبی سوڈان کے شہریوں کو اب امریکا کے نئے ویزے نہیں ملیں گے کیونکہ جنوبی سوڈان کی حکومت اُصولوں کی پاسداری کرنے میں ناکام رہی ہے۔
- **ایران کے قریب خفیہ بمبار طیاروں کی بڑی کھیپ تعینات:** امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے خاموشی سے بحر ہند اور انڈو پیسیفک ریجن میں اپنی تاریخ کی سب سے بڑی فوجی تعیناتی کا آغاز کر دیا ہے۔ سیٹلائٹ تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ امریکی فوج نے چھ بی-2 اسٹیلتھ بمبار طیارے ڈیگو گارشیا کے ہوائی اڈے پر تعینات کیے ہیں۔
- **سنگاپور: مسلمانوں کے قتل کی منصوبہ بندی کرنے والا نوجوان گرفتار:** انٹرنل سیکیورٹی ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ ایک 17 سالہ لڑکے کو حراست میں لیا گیا ہے جو 2019ء میں نیوزی لینڈ کی مساجد میں نمازیوں کا قتل عام کرنے والے سفید فام بالادستی پسند برینٹن ٹیرنٹ کو ہیرو مانتا ہے اور اُس نے جمعہ کی نماز کے بعد سنگاپور کی 5 مساجد میں نمازیوں پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔
- **سعودی عرب: ولی عہد اور ایرانی صدر کی خطے کی صورتحال پر بات چیت:** ذرائع کے مطابق سعودی ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان اور ایرانی صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان کے درمیان خطے کی صورت حال پر بات چیت ہوئی ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

Eid Mubarak to Everyone!

By: Umm Hashim

I feel like such a hypocrite...

At times I don't even know what my feelings are...

Saw the moon... was in tears for the children of Gaza, someone else was standing close by so I had to immediately check my tears for I couldn't explain why I wanted to cry for sighting the moon... the Eid moon that's supposed to bring happiness... Why does it become an embodiment of *'huzn'*?

I see the children of Gaza in my own children... Thoughts keep moving from comparing what if my own children were born there...And what the children in Gaza must be feeling? What if the six-year-old Hind Rajab was alive and running in the streets announcing moon just like my six-year-old was? And what if it was my own six-year-old who had to make that dreadful call to the Red Cross only later to be met by 355 bullets!!! May this never happen! What if Reem, the Ummah's *'Ruh-al-Ruh'*, was still alive and dearest uncle Khalid could still pull her braids and she could pull his beard?

I know the feelings of men and women and elderly in Gaza are equally important. Each soul is. But it is the children that affect me the most. I also learnt the meaning of true love when I saw a Gazan wife clinging onto the shoes of her shaheed husband. She was married for just a few months. I knew... that was love. Also, I can never forget the lady who was continuously reciting something over her shaheed husband. The *'tawakkal'* in her eyes was mesmerizing.

And I wish all my children could become like that 19-year-old Imam of the Masjid, who when he embraced shahadah, throngs of people wanted to touch him just to get a wisp of the beautiful musk emanating from his body.

And then I've to come back to the world I'm living in and part of. And have to plan what to cook for the family and guests.... Someone's clothes still need to be ironed... Someone's prayer cap is not there. The kids must sleep early tonight.... Have to turn the geyser on....

In the midst of all this, I'm reminded of how the teacher of Salahuddin Ayubi *(RA)* would never smile throughout his life because of the suffering of the people of occupied Palestine.

I won't deny that my heart of hearts also wants to enjoy the life with my kids, my husband and family. At the same time, I wish I could just go to some empty barren land and just mourn and mourn. Or just escape from reality and don't find what's happening in the world.

I know I'll be making all the dishes, wearing new clothes, smiling with the guests... however my heart will be weeping and lamenting at the sad state of my own affairs. The guilt of not doing anything and continuing with life... having food while Gaza is being starved... enjoying Eid with the kids while there are no kids left in Gaza to enjoy Eid with... It is a feeling that almost kills you... albeit slowly.

<u>About the Author</u>: The author of this tract has been affiliated with LUMS in the past. She postulates that the ongoing genocide in Gaza must jolt the Muslim Ummah, and the entire world, out of the slumber and bring about some sense of purpose, unity and practically meaningful efforts to deal with the challenges of the current situation.

زیر اہتمام: مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

((خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهٗ))

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔“ (حدیث نبوی ﷺ)

بانی: ڈاکٹر اسرار احمدؒ

جامعہ کلیۃ القرآن (قرآن کالج) لاہور

وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق شدہ

داخلے جاری ہیں

مڈل پاس طلبہ کے لیے 2 سالہ اولیٰ مع میٹرک

درس نظامی (درجہ اولیٰ تا دورہ حدیث) مع میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے اور بی ایس پروگرامز

خصوصیات:

- دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج
- تجوید پر خاص توجہ
- بہترین قیام و طعام
- عربی تحریر و تکلم پر خصوصی توجہ
- باصلاحیت، قابل اور محنتی اساتذہ کی نگرانی
- ذہین طلبہ و عمدہ کارکردگی دکھانے والے طلبہ کے لیے وظائف
- تربیتی حوالے سے خصوصی پروگرامز
- دینی ماحول میں اعلیٰ تعلیمی معیار
- رہائشی طلبہ کیلئے فری لانڈری کی سہولت

ضروری کوائف برائے داخلہ:

- اولیٰ و میٹرک کے لیے مڈل پاس سرٹیفکیٹ
- 4 عدد حالیہ تصاویر
- والد کے شناختی کارڈ کی کاپی
- ”ب“ فارم/ شناختی کارڈ کی کاپی
- داخلے کے لیے سرپرست/ والد کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔

برائے معلومات:
دفتری اوقات کے دوران: 042-35833637
دفتری اوقات کے بعد: 0302-4471171 / 0301-4882395

191-اے، اتاترک بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

المعلن: مہتمم: حافظ عاطف وحیدؒ — پرنسپل: مظفر حسین ہاشمیؒ

گوشہ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اور ان کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

اس کے جواب میں ہمارے دلائل حسب ذیل ہیں:

اوّلاً: سود کی حرمت کا قطعی حکم آنے کے بعد حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اسقاطِ سود کے حوالے سے جو حکم دیا وہ بھی عام اور مطلق ہے۔

قَضَى اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا رِبًا وَّاِنَّ اَوَّلَ رِبًا اَضَعُ رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ (ضیاء النبی: ج۴، ص ۷۵۳)

”اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ کوئی سود نہیں۔ سب سے پہلے جس ربا کو میں کالعدم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، یہ سب کا سب معاف ہے۔“ (جاری ہے)

بحوالہ: ”انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1084 دن گزر چکے!

دعائے مغفرت — اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ پوٹھوہار کی مقامی تنظیم میر پور کے ملتزم رفیق جناب اختر حسین اختر وفات پا گئے۔

☆ حلقہ پوٹھوہار کی مقامی تنظیم جاتلاں کے مبتدی رفیق جناب نذیر حسین وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی وسطی، سندھ بلوچ سوسائٹی کے نقیب جناب محمد احسن تقویم کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0334-3158101

☆ حلقہ کراچی وسطی، گلشن جمال کے ناظم دعوت جناب دانش احمد کے چچا وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0300-3639409

☆ حلقہ کراچی وسطی، ماڈل کالونی کے رفیق جناب ڈاکٹر سہیل سعادت کے ماموں اور جناب سید وجاہت علی کے تایا جان وفات پا گئے۔ برائے تعزیت: 0321-2284688
0331-2194184

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.14

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore